سب کے لئے تعلیمی مہم پروگرام

سب پڑھیں۔ سب بڑھیں

भागलपुर
22555

مفت تقسیم

ماضی سے حال

حصّہ-1

درجہ-6

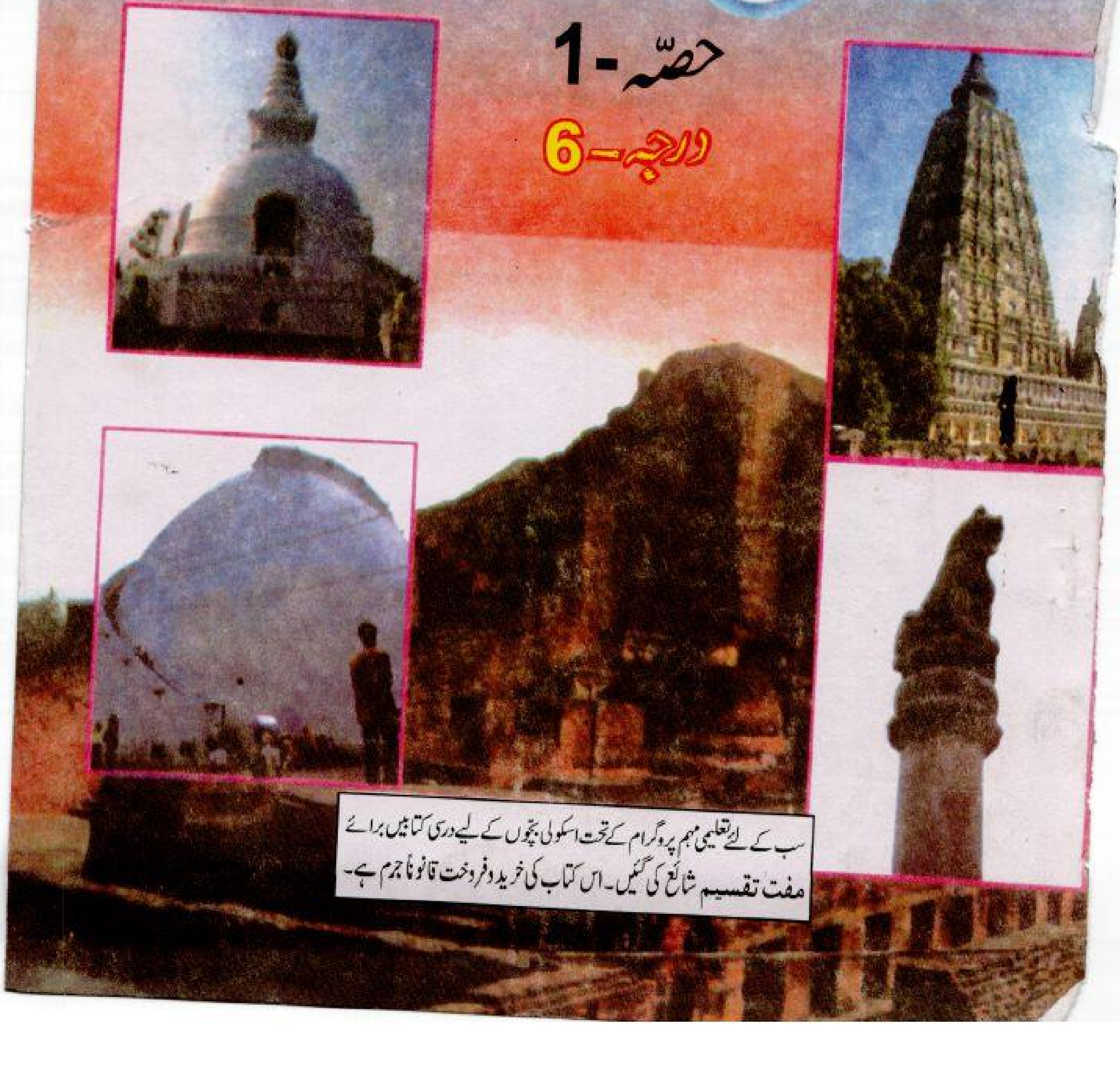

سب کے لئے تعلیمی مہم پروگرام کے تحت اسکولی بچوں کے لیے درسی کتابیں برائے مفت تقسیم شائع کی گئیں۔ اس کتاب کی خرید وفروخت قانوناً جرم ہے۔

بہار معیاری تعلیمی مہم (بہار ایجوکیشن پروجیکٹ کونسل) کی
جانب سے چلائی جا رہی بیداری مہم
سمجھیں ـــ سیکھیں"
معیاری تعلیمی مہم کے بیس رہنما اصول

1. اسکولوں کا وقت سے کھلنا اور بند ہونا۔
2. وقت پر تعلیمی سیشن کا انعقاد۔
3. ہر ایک بچہ اور استاد کی اسکول کے وقت میں، اسکول میں موجودگی۔
4. ہر ایک بچہ اور ہر ایک استاد سیکھنے۔ سکھانے کے عمل میں غرق ہو۔
5. اساتذہ و بچوں کے تعلیمی معیار کی واقفیت اور اس کے تئیں مستعدی۔
6. مسلسل اور گہرائی کے ساتھ صلاحیتوں کی ب[illegible]
7. درجہ۔1 کے لئے خاص طور پر کُل وقتی اساتذہ۔
8. اسکول کے سبھی درجات میں بلیک بورڈ کا مکمل طور سے استعمال۔
9. سبھی درجات میں روزانہ کے تعلیمی ٹائم ٹیبل کی دستیابی اور اس کا استعمال۔
10. آخری گھنٹی میں کھیل کود، آرٹ اور ثقافتی سرگرمیاں۔
11. اسکول میں دستیاب کرائی گئیں کہانی کی کتابیں اور کھیل کود کے سامانوں کا استعمال۔
12. Menu کے مطابق دوپہر کے کھانے (Mid-day meal) کی پابندی کے ساتھ روزانہ تقسیم۔
13. فعال بچوں کا پارلیامنٹ اور مینا منچ۔
14. صاف ستھرے بچے اور صاف ستھرا اسکول۔
15. دستیاب پینے کے پانی کا انتظام اور بیت الخلاء کا استعمال۔
16. اسکول کے احاطے میں باغبانی۔
17. اسکولوں میں دستیاب کرائے گئے گرانٹ کا استعمال۔
18. سبھی بچوں کے پاس اپنے اپنے درجہ کی درسی کتابوں کی دستیابی۔
19. اسکول کی انتظامیہ کمیٹی کی پابندی سے ہونے والی میٹنگ میں تعلیم کے معیار (Quality) پر چرچا۔
20. اسکول میں ہر ایک درجہ کے اساتذہ اور گارجین کے ساتھ تبادلۂ خیال۔

ماضی سے حال

حصہ-1

درجہ-6

تیار کردہ: صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت (SCERT) بہار، پٹنہ

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ، پٹنہ

ڈائرکٹر (پرائمری ایجوکیشن)محکمۂ تعلیم، حکومت بہار سے منظور

صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (SCERT) بہار، پٹنہ کے تعاون سے پورے صوبۂ بہار کے لئے

سب کے لئے تعلیمی مہم پروگرام (S.S.A **2016-17**) کے تحت

اسکولی بچوں کے لئے درسی کتابیں برائے

مفت تقسیم

شائع کی گئیں۔ کتاب کی خرید وفروخت قانوناً جرم ہے۔

©بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ، پٹنہ

S.S.A. 2016-17 - 39,929

-:شائع کردہ:-

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ

پاٹھیہ پستک بھون، بدھ مارگ، پٹنہ۔800001

مطبوعہ: ہما پرنٹنگ ورکس، کرملی چک، مہلی روڈ، پٹنہ۔8 (ٹکسٹ کے لئے HPC کا 70 GSM سفید کاغذ Cream wove اور سرورق کے لئے 130 GSM وہائٹ کاغذ استعمال میں لایا گیا۔) Size : 24x18cm

II ماضی سے حال حصہ1 درجہ 6

پیش لفظ

محکمہ تعلیم، حکومت بہار کے فیصلے کے مطابق، اپریل 2009ء سے پہلے مرحلہ میں ریاست کے درجہ IX کے طلباء و طالبات کے لئے نئے نصاب کو نافذ کیا گیا۔ اسی کے تحت تعلیمی سال 11-2010 کے لئے درجہ I، III، VI اور X کی تمام لسانی اور غیر لسانی درسی کتابوں کا نصاب نافذ کیا گیا۔

اس نئے نصاب کے تحت قومی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت (NCERT)، نئی دہلی کے ذریعہ تیار کردہ درجہ X کے حساب (ریاضی) اور سائنس نیز صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت (SCERT)، بہار، پٹنہ کے ذریعہ تیار کردہ درجہ I، III، VI اور X کی تمام درسی کتابیں بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ کی جانب سے سرورق کی ڈیزائننگ کر کے شائع کی گئیں۔ اس سلسلے کی کڑی کو آگے بڑھاتے ہوئے تعلیمی سال 2011-2012 کے لئے درجہ II، IV اور VII کی نئی درسی کتابیں صوبے کے طلباء و طالبات کے لئے فراہم کی گئیں اور تعلیمی سال 13-2012 کے لئے درجہ V اور VIII کی نئی کتابیں دستیاب کرائی گئیں۔ ساتھ ہی ساتھ درجہ II، IV اور VII کی کتابوں کا نیا ترمیم و اضافہ شدہ ایڈیشن بھی اسی سال ایس سی ای آر ٹی، بہار، پٹنہ کے تعاون سے شائع کیا گیا!

ریاست بہار میں معیاری اسکولی تعلیم کے لئے معزز وزیر اعلیٰ، بہار جناب نتیش کمار، وزیر تعلیم جناب پی۔کے۔شاہی اور محکمہ تعلیم کے پرنسپل سکریٹری جناب آر۔کے۔مہاجن کی رہنمائی کے ہیں ہم تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

این سی ای آر ٹی، نئی دہلی اور ایس سی ای آر ٹی، بہار، پٹنہ کے ڈائرکٹر صاحبان کے بھی ممنون ہیں، جن کا بیش قیمت تعاون ہمیں ملا۔

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ طلباء، سرپرستوں، معلموں نیز ماہرین تعلیم کے تبصروں اور مشوروں کا ہمیشہ خیر مقدم کرے گا، تاکہ ریاست کو ملک کے تعلیمی شعبہ میں بلند مقام حاصل ہو سکے۔

وشوموہن پٹیل I.T.S.

مینجنگ ڈائرکٹر

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ

ابتدائیہ

پیش کردہ کتاب ''ماضی سے حال'' درجہ 6 حکومت ہند کی قومی تعلیمی پالیسی 1986 ،قومی نصاب کا خاکہ 2005 اور صوبائی کاؤنسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت ، بہار، پٹنہ کے ذریعہ تیار کردہ این سی ایف 2005 کے اصول، فلسفہ اور درسیات کے نقطہ نظر کی بنیاد پر سماجی ثقافت کو مدنظر رکھتے ہوئے بہار نصاب کا خاکہ بی سی ایف 2008 اور اس کے مطابق درسی نصاب کی بنیاد پر ریاست بہار کے ٹیچر گروپ کے ساتھ مرحلہ وار ورک شاپ میں ودیا بھون سوسائٹی، ادے پور، ایک لویہ، عظیم پریم جی فاؤنڈیشن اور بہار کے ماہرین تعلیم اور ماہرین موضوعات کے ساتھ مل کر تیار کی گئی ہے۔

درسی کتاب کے 14 ابواب میں انسانی زندگی کی ابتدا سے لے کر سماج، گاؤں اور شہروں کے ارتقا کے ساتھ ساتھ حکومتوں کی تشکیل تک کو پیش کیا گیا ہے۔ آخری باب میں قدیم ہندوستان کی تاریخ نویسی سے متعلق بہار کے دو عظیم مورخین کی حیات اور کارناموں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ہر ایک سبق کو دلچسپ، پرکشش اور آسان طریقے سے پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے تا کہ طالب علموں میں اپنے زریں ماضی کی تواریخ کو جاننے کا جذبہ فروغ پا سکے۔

کتاب کو سرگرمیوں سے بھرپور، مشقیہ اور دلچسپ طریقے سے پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے تا کہ بچوں کی شخصیت کی ہمہ جہت ترقی ہو، بچوں میں کر کے سیکھنے، تلاش اور تعاون کے جذبے کو فروغ دے کر انہیں ذمہ دار شہری بنایا جا سکے جس سے کہ وہ ملک کے سیکولرازم، یکجہتی اور خوشحالی کے لئے کام کریں تا کہ آئین کی تمہید کے مقاصد کی تکمیل ہو۔

درسی کتاب کے توسط سے طالب علم اور استاد کے درمیان سیکھنے، سکھانے کے عمل کو خوشگوار اور بچوں کی سمجھ کے معیار کی بنیاد پر آسان اور موثر بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

درسی کتاب کے توسط سے بچوں اور اساتذہ کے بیچ درس و تدریس کے عمل کو بچوں پر مرکوز، آسان اور پر لطف بنانے کے لئے مختلف قسم کی سرگرمی، تصویر، نقشہ اور مشق کے سوالوں کو پرکشش اور آسان بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس کتاب کی تیاری میں قومی کاؤنسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت، نئی دہلی، صوبائی کاؤنسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت ، بہار، ودیا بھون، ایک لویہ، عظیم پریم جی فاؤنڈیشن کے ریسورس پرسنس نے جو تعاون کیا ہے، اس کے لئے ہم ان کے تئیں

اظہار تشکر کرتے ہیں۔ ہم درسی کتاب کی تیاری میں یونیسیف کے بھی شکر گزار ہیں۔ اس کتاب کی ترمیم شدہ اور بہتر شکل گزشتہ سال کے اساتذہ کے تجربہ، خوشۂ وسائل مرکز اور بلاک وسائل مرکز پر علمی بحث اور دیگر ریسورس پرسنس سے حاصل ہوئے مشوروں پر مبنی ہے۔

توقع ہے کہ یہ درسی کتاب طالب علموں کے لئے مفید ثابت ہوگی

ڈاکٹر مرلی منوہر سنگھ

ڈائرکٹر انچارج

صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت، بہار، پٹنہ

رہنما کمیٹی برائے فروغ درسی کتب

☆جناب راہل سنگھ
اسٹیٹ پروجیکٹ ڈائریکٹر بہار ایجوکیشن پروجیکٹ کونسل، پٹنہ

☆جناب حسن وارث
ڈائرکٹر، ایس سی ای آر ٹی، پٹنہ

☆جناب امت کمار
اسسٹنٹ ڈائرکٹر، پرائمری ایجوکیشن، محکمہ تعلیم، حکومت بہار

☆جناب مدھوسودن پاسوان
پروگرام آفیسر، بہار ایجوکیشن پروجیکٹ کونسل، پٹنہ

☆جناب رام شرنا گت سنگھ
آفیسر جوائنٹ ڈائرکٹر محکمہ تعلیم، حکومت بہار، پٹنہ

☆ڈاکٹر سید عبدالمعین
صدر، ٹیچرس ایجوکیشن، ایس سی ای آر ٹی، پٹنہ

☆ڈاکٹر گیان دیومنی ترپاٹھی
پرنسپل میتری کالج آف ایجوکیشن اینڈ مینجمنٹ، حاجی پور

☆ڈاکٹر شوبیتا شانڈلیہ
ایجوکیشن اکسپرٹ، یونیسیف، پٹنہ

مجلس برائے فروغ درسی کتاب

سبجیکٹ اکسپرٹ:

ڈاکٹر (پروفیسر) امتیاز احمد	ڈائرکٹر خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ
ڈاکٹر گوتم پانڈے	راجیہ پرمکھ، راجستھان، عظیم پریم جی فاؤنڈیشن

مرتبین:

ڈاکٹر مادھوری دُویدی	ٹیچر، پٹنہ کالجیئٹ اسکول، پٹنہ
ڈاکٹر پورن ناتھ کمار	ٹیچر، بالک مڈل اسکول، مچھواٹولی، پٹنہ
ڈاکٹر نریندر دیو	ٹیچر، اردو پرائمری اسکول، وارث نگر، گیا
جناب انجنی کمار	ٹیچر، پرائمری اسکول، شیر پور، بھوئیں ٹولی، گیا
جناب گیان رنجن	ٹیچر، ہائر سکنڈری اسکول، شکور آباد، جہان آباد
محترمہ شانتا کماری	ٹیچر، اپ گریڈیڈ اسکول، پُوت، وکرم

VI ماضی سے حال حصہ1 درجہ 6

کوآرڈینیٹر :

محترمہ ویرکماری کچھور — لکچرر، ایس سی ای آر ٹی، پٹنہ

نظرثانی :

ڈاکٹر (پروفیسر) نیہارنندن پرسادسنگھ — سابق وائس چانسلر، بھیم راؤامبید کریونیورسٹی، مظفرپور

ڈاکٹر (پروفیسر) اجے کمار سنگھ — سابق صدر شعبۂ تواریخ، پٹنہ یونیورسٹی، پٹنہ

مرتبین (اردو) :

ڈاکٹر نثاراحمد فیضی — ذاکرحسین ہائی اسکول+2، پٹنہ

جناب سید جاوید حسن — ممبر لٹریسی پروموشن کمیٹی، ڈائرکٹوریٹ آف ایڈلٹ ایجوکیشن، نئی دہلی

نظرثانی (اردو):

جناب جنید — معاون استاد، اردو پرائمری اسکول، ٹولہ پرویز خان، نگرہ، سارن

جناب محمد احتشام صدیقی — معاون استاد، ٹاؤن ہائی اسکول+2، حاجی پور، ویشالی

اسباق کی فہرست

سبق نمبر	سبق کا عنوان	صفحہ نمبر
سبق۔1	ہمارا ماضی	1
سبق۔2	کب کہاں اور کیسے	6
سبق۔3	ابتدائی سماج	16
سبق۔4	اولین کاشت کار اور مویشی پرور	26
سبق۔5	ابتدائی شہر: ابتدائی شہر کاری	35
سبق۔6	زندگی کی مختلف جہتیں	50
سبق۔7	ابتدائی ریاست	64
سبق۔8	نئے سوالات نئے خیالات	73
سبق۔9	پہلی حکومت	86
سبق۔10	شہری اور دیہی زندگی	96
سبق۔11	دور دراز کے صوبوں سے تعلقات	109
سبق۔12	نئی حکومتیں (بادشاہت) اور صوبے	118
سبق۔13	تہذیب اور سائنس	136
سبق۔14	ہمارے مورخین	147

باب۔1

ہمارا ماضی

تواریخ ہمیں ماضی کی جانکاری دیتی ہے۔ ماضی کو جاننا اس لئے ضروری ہے کہ ماضی کو جان کر ہی ہم حال کو سمجھ سکتے ہیں اور مستقبل کی تعمیر کے لئے سوچ سکتے ہیں۔ تواریخ انسانی سماج کی مجموعی یاد ہے۔ اگر کوئی سماج اپنی تواریخ کو نہیں جانتا ہے تو اس کی حالت ویسی ہی ہے جیسے کسی ایسے شخص کی، جس کی یادداشت گم ہو چکی ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ انسان ایک سماجی جاندار ہے۔ ہم سبھی سماج میں رہتے ہیں۔ یہ سماج ہمارے ماں باپ، خاندان، گاؤں، شہر، ملک سے ہوکر پوری دنیا تک پھیلا ہے۔ آپ نے پڑھا ہوگا کہ آج کی دنیا ایک 'عالمی گاؤں (Global Village) ہے۔ کیا ہمارا سماج ہمیشہ سے ایسا ہی تھا یا اس کی رفتہ رفتہ ترقی ہوئی؟ اس سوال کا جواب ہمیں تواریخ سے ملتا ہے۔ آپ یہ بھی جانتے ہوں گے کہ تواریخ کا تعلق ماضی کے اس عہد سے ہے جس کے بارے میں ہمیں تحریری ثبوت ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ ماضی کا ایک عہد وہ بھی ہے جس کے بارے میں ہمیں تحریری جانکاری کتابوں یا تخلیقات میں نہیں ملتی، بلکہ زمین کے نیچے دبی پرانی باقیات، اشیاء، سکّوں اور دستاویزات میں ملتی ہیں۔ یہ عہد ماقبل عہد تواریخ کہلاتا ہے۔ بہت سے ایسے سماج بھی ہیں خاص کر قبائلی سماج، جو ہمارے ساتھ اسی عہد میں جی رہے ہیں لیکن ان کی تواریخ کبھی نہیں لکھی گئی۔ ان کے بیچ جو قصے کہانیاں، رسم و رواج رائج ہیں انہیں کے ذریعہ ہم ایسے سماج کی تواریخ جانتے ہیں۔ تو آپ کو یہ اندازہ ہوا ہوگا کہ تواریخ کو جاننے کے کئی قسم کے ذرائع ہیں۔

انہی تمام ذرائع کی بنیاد پر مورخین ہمیں ماضی کے بارے میں جانکاری دیتے ہیں۔ انسان کا وجود کیسے قائم ہوا، اس نے ساتھ مل کر کیسے رہنا شروع کیا، کیسے اپنی زندگی کی ضرورتیں پوری کیں، کیسے شکار کر کے اور جڑی بوٹیاں اکٹھا کر کے اپنی خوراک حاصل کی، کیسے کھیتی کرنا سیکھا، غاروں سے نکل کر مکان بنا کر ان میں رہنا شروع کیا، کپڑے پہننا شروع کیا، آگ کے استعمال کو جانا، اوزار، ہتھیار بنائے، دور دراز مقامات تک کے سفر کے لئے سواری کا استعمال

سیکھا، تجارت کی، کرنسی کا استعمال شروع کیا، ریاستوں اور سلطنتوں کی تشکیل کی، ان کی حکومت چلانے کے لئے ضابطے اور قانون بنائے، حکومتیں کیسے منظم ہوئیں اور رفتہ رفتہ بکھر گئیں، ترقی اور زوال کا چکر کس طرح چلتا رہا — ان سب باتوں کی جانکاری آپ تاریخ سے حاصل کرتے ہیں۔ آپ کی درسی کتاب اسی سلسلے میں آپ کو معلومات فراہم کرے گی۔

سب سے پہلے آپ تاریخ کے پس منظر یعنی اس کی بنیادی باتوں کو سمجھیں گے۔ کسی بھی انسانی گروپ یا سماج کی ترقی ایک مقررہ جگہ پر ہوتی ہے۔ اس ترقی میں مقامی حالات، جغرافیائی صورت حال، ماحولیات کی خصوصیات سبھی کا رول ہوتا ہے۔ کبھی آپ نے غور کیا ہے کہ ندی وادیوں میں ہی شروعاتی تہذیبوں کی ترقی کیوں ہوئی؟ آپ دھیان دیں گے کہ ندیوں کے کنارے ہی کثرت سے زرخیز زمین تھی، یہاں کھیتی کا کام آسان تھا، ندیوں کے راستے تجارت کی بھی سہولتیں تھیں۔ ایسے ہی کئی حالات تمدن کی ترقی میں مددگار ہوتے ہیں۔ ماحولیات ہمارے رہن سہن، کھانے پینے، پہننے اوڑھنے کو متاثر کرتی ہے۔ چوں کہ ابھی آپ ہندوستان کی قدیم تاریخ پڑھ رہے ہیں، اس لئے ہندوستان میں کہاں کہاں ابتدائی تمدن کی ترقی ہوئی اور وہاں کی جغرافیائی صورت حال کیا تھی، اسے جاننا آپ کے لئے ضروری ہے۔ پھر آپ بدلتے ہوئے عہد کے بارے میں جانیں گے۔ تاریخ کا مرحلہ بہت ہی طویل عرصے پر محیط ہے۔ سہولت کے لئے ہم اسے چھوٹے چھوٹے عہد میں بانٹ دیتے ہیں۔ ایسا کیوں کیا جاتا ہے، کس بنیاد پر کیا جاتا ہے، یہ آپ جانیں گے۔ پھر آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ ماضی کی جانکاری کن وسائل اور ذرائع سے آپ حاصل کرتے ہیں، تقابلی طور پر ان کی کیا اہمیت اور افادیت ہے۔

تیسرے باب میں آپ انسان کی زندگی کے اس مرحلے کے بارے میں پڑھیں گے، جب وہ منظم ہوکر رہنے لگا تھا یعنی ایک سماج کی ترقی تو ہونے لگی تھی مگر تمدن کی کرن ابھی نہیں پھوٹی تھی۔ ان انسانوں کی زندگی آسان بھی تھی مگر مشکل بھی۔ جڑی بوٹیاں جمع کر کے یا شکار کر کے یہ اپنی ضرورتوں کو پورا کرتے تھے۔ پھر انہوں نے اپنی سہولت کے لئے پتھروں کے اوزار اور ہتھیار بنانے شروع کئے۔ اب شاید آپ کو ان کی اہمیت آسانی سے سمجھ میں نہیں آئے، مگر یہ انسان کے ذریعہ پہلا ایجاد تھا۔ اسی طرح آگ کا استعمال انسانوں نے سیکھا۔ یہ بھی ایک بہت ہی اہم 'ایجاد' تھا کیوں کہ اس سے انسان کی زندگی میں بنیادی تبدیلی آئی۔ اب وہ اپنا کھانا پکا کر کھانے لگا۔ آگ سے خود کو

ٹھنڈ سے اور جانوروں سے بچانے لگا۔ اس کی زندگی کا معیار پہلے سے بہتر ہوا۔

چوتھے باب میں آپ منظم سماج کی طرز زندگی کو سمجھ سکیں گے۔ کھیتی تو انسان نے سیکھ لی تھی، اب مویشی پروری، تجارت اور آمد و رفت میں ترقی ہوئی۔ مستحکم اور خوش حال زندگی نے غور و فکر کے لئے موقع فراہم کیا۔ زندگی کا مطلب اور اہمیت کو سمجھنے، موت کے بعد کی زندگی کا تصور کرنے کی صلاحیت بڑھی۔ انتقال کر گئے لوگوں کی آخری رسوم کی ادائیگی کے طریقے سوچے گئے۔ مٹی میں لاش کو دفن کرنے کی روایت چلی جس کے ثبوت اس عہد سے ملنے لگتے ہیں۔

پانچویں باب میں آپ 'ہڑپا تہذیب' کے بارے میں پڑھیں گے۔ یہ وہ دور ہے، جب انسان نے دیگر معنوں میں متمدن زندگی شروع کر لی تھی، مگر رسم الخط کے عدم ارتقا کے سبب اپنی تواریخ کے تحریری ثبوت اس نے نہیں چھوڑے۔ زیر زمین باقیات یا زمین کے نیچے گڑی چیزوں کی کھوج اور مطالعہ سے اس 'تہذیب' کی خصوصیات ہم جانتے ہیں۔ اب شہروں کی ترقی ہوئی۔ انتظامیہ کے نظام، شہر کی تعمیر کی منصوبہ بند شکل، تجارت، فن، مذہب وغیرہ زندگی کے کئی شعبوں میں انسان نے ایک بہتر طرز زندگی کو اپنایا۔ ان لوگوں کو رسم الخط کی بھی جانکاری تھی۔ کئی مہروں پر ان کی تحریریں ملی ہیں لیکن ابھی تک ان کو پوری طرح پڑھا نہیں جا سکا ہے۔ اس لئے ہمیں زیر زمین باقیات پر ہی منحصر ہونا پڑتا ہے۔

چھٹے باب میں آپ ویدک عہد کے بارے میں پڑھیں گے۔ ویدک عہد عقلی اور روحانی فروغ کا عہد رہا۔ ویدوں کی تخلیق ہوئی جو شروع میں تحریری شکل میں نہیں تھے۔ اسی لئے ان کے لئے 'شروتی' (سننے) کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے۔ بعد کے دور میں ان کو لکھا گیا۔ ہڑپا تہذیب کے برعکس اس عہد کے لئے 'ویدک تمدن' کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے کیوں کہ اب مذہبی اور عقلی طور پر انسان ایک بہتر، ترقی یافتہ اور 'متمدن' حالت میں جا چکا تھا۔ ترقی کا سلسلہ چلتا رہا اور ماقبل ویدک عہد سے مابعد ویدک عہد کے بیچ کی زندگی کی آسان شکل زیادہ ترقی یافتہ اور پیچیدہ بنتی گئی۔

ساتواں باب اس دور کو دکھاتا ہے جب مادی زندگی اور عقلی زندگی دونوں میں ہوئی ترقی کی ایک مشترکہ شکل سامنے آئی۔ ریاستوں کی ترقی کا سلسلہ شروع ہوا اور اس سے متعلق فوجی، انتظامی اور سیاسی یا ڈپلومیٹک سرگرمیاں شروع ہوئیں۔ دوسری طرف مذہب اور فلسفہ کے شعبہ میں نئے خیالات نے جنم لیا۔ بودھ اور جین مذہب کی شکل میں

نئے نظریے پیدا ہوئے جن کا اثر ہندوستان پر ہی نہیں، بلکہ بیرون ممالک پر بھی پڑا۔ اس عقلی فروغ کے بارے میں آپ آٹھویں باب میں پڑھیں گے۔ آپ کو شاید یہ پتہ نہیں ہو کہ اس دور میں بہار کا علاقہ ہندوستان کا سب سے اہم علاقہ بنا۔ دنیا کی اولین جمہوریہ کی اور ہندوستان کی پہلی جمہوریہ کا قیام بہار میں ہوا۔ اسی طرح بودھ اور جین مذہب کے وجود میں آنے کا مرکز بھی بہار ہی تھا۔ باب 9 میں آپ موریہ سلطنت کی تواریخ پڑھیں گے، خاص کر اشوک عظیم کی حصولیابیوں سے آپ متعارف ہوں گے جس نے پہلی بار ایک فلاحی ریاست کا قیام کیا اور ہندوستان کی پڑوسی ریاستوں سے دوستانہ تعلقات قائم کیے۔ آگے چل کر انہی تعلقات سے ہندوستان کے ثقافتی اثرات کی توسیع بیرون ممالک میں ہوئی۔

دسواں باب موریہ سلطنت کے زوال کے بعد ہندوستان کی سیاسی صورت حال کو ظاہر کرتا ہے۔ عظیم الشان سلطنت کی جگہ اب چھوٹی چھوٹی علاقائی ریاستیں ہندوستان میں قائم ہوئیں۔ ان میں کچھ ایسی بھی ریاستیں تھیں، جن کا قیام بیرون ملک کے حکمرانوں نے بھی کی تھی۔ اس سے ثقافتی لین دین کا عمل اور مضبوط ہوا۔ اسی عہد میں جنوبی ہندوستان میں بھی تمدن کی ترقی کے ثبوت ہمیں ملتے ہیں۔

گیارہویں باب میں دور دراز کے علاقوں میں ہندوستان کے اثرات کی توسیع کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ آپ یہ جان سکیں گے کہ کس طرح بودھ مذہب اور اس کے اثر سے فن اور دست کاری کے شعبہ میں نئی روایتوں کا فروغ ہوا۔

بارہویں اور تیرہویں باب میں آپ ہندوستان میں ہونے والی سیاسی، انتظامی، اقتصادی اور ثقافتی ترقی کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے جب کہ آخری باب میں آپ کچھ اہم مورخین کے بارے میں جانکاری حاصل کر سکیں گے۔

بچو، مذکورہ مثالوں سے آپ کو یہ اندازہ ہوا ہوگا کہ تواریخ کا مطالعہ کیوں اہم اور مفید ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ انسان کی ترقی کا مرحلہ ایک طویل عرصے پر محیط ہے۔ اس میں ترقی اور تنزلی دونوں باری باری سے رونما ہوتی ہے۔ اس کے کئی اسباب ہوتے ہیں۔ تواریخ ہمیں ان اسباب کا علم کراتی ہے اور تبھی ہم اپنے ماضی کو جان پاتے ہیں۔

ماضی کی جانکاری ہمیں اپنے حال اور مستقبل کو بہتر بنانے میں مدد فراہم کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تواریخ کو سمجھنا ہمارے لئے ضروری ہے اور لازمی بھی۔

باب۔2

کیا، کب، کہاں اور کیسے؟

سونی کا سوال

سونی اپنی سہیلی پنکی کے ساتھ ٹیلی ویژن دیکھ رہی تھی۔ ٹیلی ویژن پر دکھایا جا رہا تھا کہ انسان زمین پر ہزاروں سال سے رہ رہا ہے۔ سونی سوچنے لگی اور پنکی سے بولی، 'اتنے برسوں پہلے کیا ہوا، یہ کوئی کیسے جان سکتا ہے؟' پنکی نے، جو سونی سے پانچ سال بڑی تھی، اس سوال کا جواب درج ذیل طریقے سے دینا شروع کیا۔

ہزاروں سال پہلے کیا ہوا، یہ کیسے پتہ لگائیں؟

کل کیا ہوا تھا؟ یہ جاننے کے لئے ہم ریڈیو، ٹیلی ویژن یا پھر اخبار کی مدد لیتے ہیں۔ دس بیس سال پہلے کیا ہوا، یہ ہم اپنے ماں باپ، دادا دادی یا نانا نانی سے جان لیتے ہیں۔ لیکن ہزاروں سال پہلے کیا ہوا تھا، اس کی جانکاری ہم تواریخ سے حاصل کرتے ہیں۔ مثلاً ہمارے آباء واجداد کون تھے؟ وہ کہاں رہتے تھے؟ وہ کیا کھاتے تھے اور کیسے کپڑے پہنتے تھے؟ ماضی سے لے کر حال تک کی معلومات ہمیں تواریخ سے حاصل ہوتی ہیں۔

مطالعہ کا عہد متعین کیسے کریں؟

ماضی سے لے کر حال تک مختلف واقعات کا تاریخ وار مطالعہ اور تجزیہ ہی تواریخ کا موضوع ہے۔ اس کام میں آسانی کے لئے تواریخ کو مختلف عہدوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ عام طور سے تین عہد طے کئے گئے ہیں ۔عہد قدیم، عہد وسطی اور عہد جدید۔ لیکن یہ دھیان رکھنا ضروری ہے کہ تاریخی عمل مسلسل چلتا رہتا ہے اور یہ تقسیم اس عمل میں کہیں بھی رکاوٹ نہیں بنتی۔

ہر ایک تواریخی عہد کی اپنی خصوصیات ہوتی ہیں۔ ہندوستان میں عہد قدیم بنی نوع کی ابتدائی زندگی سے آٹھویں صدی کے نصف اوّل تک طے کیا جاتا ہے۔ اس کے ابتدائی مرحلے کو ماقبل تواریخی عہد بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ اس عہد کے واقعات کی کوئی سلسلہ وار تحریری تواریخ دستیاب نہیں ہے۔ اس عہد میں انسان نے آگ اور پہیئے کا استعمال

سیکھا، کھیتی اور مویشی پروری سیکھا اور اسی وقت گاؤں، قصبوں اور شہروں کی ترقی ہوئی۔ چھٹی صدی عیسی قبل سے منظم ریاستوں کی تعمیر شروع ہوئی اور بعد کے دنوں میں عظیم الشان ریاستوں کا قیام ہوا۔ چھٹی صدی عیسوی تک آتے آتے ان سلطنتوں کا بکھراؤ شروع ہو گیا اور پھر چھوٹی چھوٹی ریاستیں وجود میں آنے لگیں۔

آٹھویں صدی کے نصف تک یہ ریاستیں دھیرے دھیرے کمزور پڑنے لگیں لیکن تجارت اور شہروں کی پھر سے ترقی ہوئی۔ گیارہویں صدی تک نئے فوجی وسائل اور بہتر پیداواری تکنیک کا فروغ ہوا۔ اسلام کی وساطت سے نئے نظریے کی ہندوستان میں آمد ہوئی اور پھر ہندوستان میں عظیم الشان سلطنتوں کی تشکیل ممکن ہوئی۔ ثقافتی اشتراک بھی ہوا اور سماجی میل جول بھی قائم ہوا۔ یہ عمل اٹھارہویں صدی کے نصف اوّل میں پھر زوال پذیر حالت میں آ گیا۔ اسی کے ساتھ دوسرے عہد یا عہد وسطیٰ کا خاتمہ ہوا۔

جدید عہد کی شروعات اٹھارہویں صدی کے نصف آخر سے ہوئی، جب مغربی ممالک کے ذریعہ نئے خیالات اور نئے انتظامی طور طریقے ہندوستان میں لائے گئے۔ اس سے تعلیم، صحت، مواصلات اور آمد و رفت میں خصوصی ترقی ہوئی۔ بدقسمتی سے یہ نیا انتظامی نظام غیر ملکوں کے ذریعہ قائم کیا گیا تھا جو ہمارے ملک کے اقتصادی وسائل کا فائدہ حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اس نظام کو 'نو آبادیات' کہتے ہیں۔ اس کے تحت کوئی ترقی یافتہ ملک کسی دوسرے کمزور ملک پر قبضہ کر کے اس کا اقتصادی استحصال کرتا ہے۔ فطری بات تھی کہ ہندوستانیوں میں اس کے خلاف شعور بیدار ہوا۔ انیسویں صدی کے نصف آخر سے ہندوستان میں اس نو آبادیاتی اقتدار کے خلاف قومی تحریک شروع ہوئی جو صداقت اور عدم تشدد کے اصولوں سے متاثر رہی۔ سنہ 1947 میں ہندوستان کو آزادی ملی اور ایک نیا آئین بنا۔ اس آئین کے ذریعہ عوام کو اپنے نمائندوں کے ذریعہ حکومت کرنے کا حق ملا۔ یہی عہد ہندوستان کی جدید تواریخ کی نمائندگی کرتا ہے۔

بنی نوع کی تواریخ کو ہم کیسے جانتے ہیں؟

بنی نوع کی تواریخی معلومات ہمیں کئی ذرائع سے حاصل ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک ذریعہ ماضی میں لکھی گئی کتابیں ہیں۔ ان کتابوں کو ہم ڈھونڈ کر پڑھتے ہیں۔ ان میں راجاؤں اور عام لوگوں کی زندگی، مذہبی نظریات اور عقائد، ادویات اور سائنس وغیرہ تمام قسم کے موضوعات کا ذکر ملتا ہے۔ یہ کتابیں ہاتھوں سے لکھی ہونے کی وجہ سے 'مخطوطہ' کہلاتی ہیں۔ یہ مخطوطات عام طور پر تاڑ کے پتوں یا بھوج پتوں پر لکھے ملتے ہیں۔ بہت سے مخطوطات اب تباہ ہو چکے

ہیں۔ کچھ کتب خانوں اور عجائب گھروں میں محفوظ ہیں۔ پٹنہ کی خدا بخش لائبریری میں کئی مخطوطات محفوظ ہیں۔ عجائب گھروں اور دیگر اداروں میں بھی آپ مخطوطات دیکھ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ تحریری ذرائع میں کئی مہا کاویہ، نظمیں اور ڈرامے وغیرہ ہیں۔ ان میں سے کئی سنسکرت زبان میں لکھے گئے ہیں جب کہ دیگر پراکرت، تمل اور کنڑ وغیرہ میں ہیں۔

دستاویز

تاڑ کے پتوں پر درج مخطوطات

169/16-17

ہم ماضی کی جانکاری دستاویزوں سے بھی حاصل کرتے ہیں۔ 'دستاویز' پتھر یا دھات کی سطحوں پر نکیلے اوزاروں کے ذریعہ نقش کیے گئے ہوتے ہیں۔ ان دستاویزوں میں راجاؤں اور دیگر اہم لوگوں کے احکام اور حصولیابیوں کی تفصیلات ہوتی ہیں۔ انہیں ایسی جگہوں پر لگایا جاتا تھا جہاں زیادہ سے زیادہ لوگ آتے جاتے تھے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ انہیں دیکھ سکیں اور ان میں درج احکام پر عمل کر سکیں۔

اس کے علاوہ ماضی میں بنائی گئی اور استعمال میں لائی گئی چیزوں کے توسط سے بھی ہم ماضی کی جانکاری حاصل کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ ایسی چیزوں میں پتھر اور اینٹ سے بنی عمارتوں کی باقیات، اوزار، ہتھیار، برتن، زیورات، مورتیں، تصاویر اور سکّے وغیرہ آتے ہیں۔ یہ چیزیں زیرزمین باقیات کی شکل میں جانی جاتی ہیں یعنی کافی قدیم ہونے کے سبب ان کی باقیات کو زمین کی کھدائی کرا کر حاصل کیا جاتا ہے۔ زیرزمین باقیات کا مطالعہ کرنے

والا شخص 'ماہر آثار قدیمہ' کہلاتا ہے۔

مردبھانڈ (برتن)

مہر

سکے

زیر زمین باقیات میں جانوروں، پرندوں اور مچھلیوں کی ہڈیاں بھی ملتی ہیں جن سے اندازہ لگایا جاتا ہے کہ ماضی میں کس قسم اور شکل وصورت کے جاندار پائے جاتے تھے۔ اناج اور کپڑوں کی بھی باقیات برآمد ہوئی ہیں، جن سے پتہ چلتا ہے کہ ماضی میں لوگوں کے پاس کھانے کے لئے کون کون سے اناج تھے اور لوگ کس طرح کے کپڑے پہنتے تھے۔

ڈاکٹر اسٹوپر نے پٹنہ کے کمہرار نامی مقام کی کھدائی کے ذریعہ چندر گپت موریہ کے شاہی محل کے ستون نکالے ہیں۔ اس کھدائی میں سونے کے بیلوں کے ٹکڑے برآمد ہوئے ہیں۔ اس سے مگدھ سلطنت کی خوش حالی اور شان وشوکت پر روشنی پڑتی ہے۔

اس طرح مخطوطات، دستاویزات، سکوں اور باقیات سے متعلق دیگر ذرائع کی بنیاد پر ماہرین آثار قدیمہ اور مورخین ماضی کا مطالعہ کرتے ہیں اور انہی ذرائع کے توسط سے وہ ماضی کی تشریح کرتے ہیں۔

'سکے' حکمرانوں کے ذریعہ جاری کئے جاتے تھے جس پر شاہی نشان، مذہبی نشان یا کوئی رسم الخط درج ہوتا تھا۔ سکوں کا مطالعہ 'علم سکہ' کہلاتا ہے۔

کھدائی میں ملی چیزوں کے تجزیہ میں عہد کا تعین کرنا بہت ضروری ہے۔ ویسے تو عہد کے تعین کے لئے کئی طریقے اختیار کئے جاتے ہیں لیکن جو عام طور پر مروج ہے، وہ ہے 'ریڈیو کاربن طریقۂ کار' یا 'کاربن۔14 طریقۂ کار۔

169/16-17

ریڈیوکاربن طریقۂ کار

تاریخ کے تعین کا یہ کام ماہرین طبیعیات کرتے ہیں۔ تمام چیزوں میں ایک قسم کی ریڈیائی شے ہوتی ہے جو کاربن۔14 کہلاتی ہے۔ ریڈیائی شے وہ چیز ہے، جس میں سے مقررہ مقدار میں چھوٹے چھوٹے ذرات نکلتے ہیں۔ جب انسان یا پودے زندہ ہوتے ہیں تب وہ جس مقدار میں کرۂ ہوا سے کاربن۔14 لیتے ہیں، اسی مقدار میں شعاع زنی (radio activity) کے سبب مرنے کے بعد اسے کھونا شروع کرتے ہیں۔ جب کوئی مرجاتا ہے تب وہ کرۂ ہوا سے کوئی کاربن نہیں لیتا ہے۔ حالاں کہ وہ اسے ایک مقررہ مقدار میں کھوتا رہتا ہے۔ ماہرین طبیعیات اسی پوشیدہ کاربن۔14 کی مقدار کا پتہ لگا کر اس جاندار کی عمر کا تعین کرتے ہیں۔

تاریخوں کا مطلب

زمانۂ قدیم میں ہمارے ملک میں تاریخوں کا شمار وکرم سموت اور شک شنوت کی بنیاد پر ہوتا تھا۔ لیکن اب پوری دنیا میں ایک معیاری تاریخ کا شمار عام طور پر حضرت عیسیٰ مسیح کی پیدائش کی تاریخ سے کیا جاتا ہے۔ اس میں حضرت عیسیٰ مسیح کی زندگی کو صفر سال مانا گیا ہے۔ ان کی پیدائش کے قبل کی تمام تاریخوں کے آگے انگریزی میں بی سی (Before Christ) اور اردو میں قبل مسیح یعنی عیسیٰ سے پہلے لکھتے ہیں۔ اسی طرح سن عیسوی کی شروعات ان کی پیدائش کے سال سے ہے۔ جیسے اگر کہیں 2009 AD لکھا دیکھتے ہیں، تو اس کا مطلب ہے عیسیٰ مسیح کی پیدائش کے بعد کے 2009ویں سال سے ہے۔ اسی طرح اگر 2500 BC لکھا ہوا ملتا ہے تو اس کا مطلب ہے عیسیٰ مسیح کی پیدائش کے 2500 سال پہلے کا وقت۔

تاریخ کے تعین کو اس گراف سے سمجھا سکتا ہے۔

قبل مسیح (B.C.) اور بعد از مسیح (عیسیٰ مسیح کی پیدائش) سنہ عیسوی (A.D.)

50,000	10,000	1000	500	100	0	100	500	1000	1500	2000	2010
BC	BC	BC	BC	BC		AD	AD	AD	AD	AD	AD

جغرافیائی پس منظر

زمانۂ قدیم سے لے کر اب تک کے ہندوستان کی تواریخ کو سمجھنے کے لئے سب سے پہلے اس کی جغرافیائی

بناوٹ کی جانکاری ضروری ہے۔ جغرافیائی نقطۂ نظر سے ہندوستان کو خاص طور سے چار حصوں میں منقسم کیا جا سکتا ہے۔

(1) شمال کے پہاڑی علاقے، جو ترائی کے جنگلوں سے شروع ہو کر ہمالہ کی چوٹی تک پھیلے ہوئے ہیں۔ اس میں کشمیر، کانگڑا، کمایوں اور سکم کے علاقے شامل ہیں۔

(2) شمال کا میدان، جو اپنی زرخیز زمین اور زیادہ پیداوار کے لئے مشہور ہے۔ اس میں سندھ، گنگا، جمنا اور معاون ندیوں سے آبپاشی کا کام ہوتا ہے۔ یہ ملک کا انتہائی زرخیز علاقہ ہے۔

(3) جنوبی پٹھار کے تحت شمال میں نرمدا اور تاپتی ندی بہتی ہے۔ اس حصے میں وندھیہ اور ست پوڑا کی پہاڑیاں ہیں جو شمالی ہندوستان کو جنوبی ہندوستان سے الگ کرتی ہیں۔

(4) دور دراز کے جنوب کے میدان میں گوداوری، کرشنا اور کاویری کے زرخیز ڈیلٹا والے علاقے ملتے ہیں۔

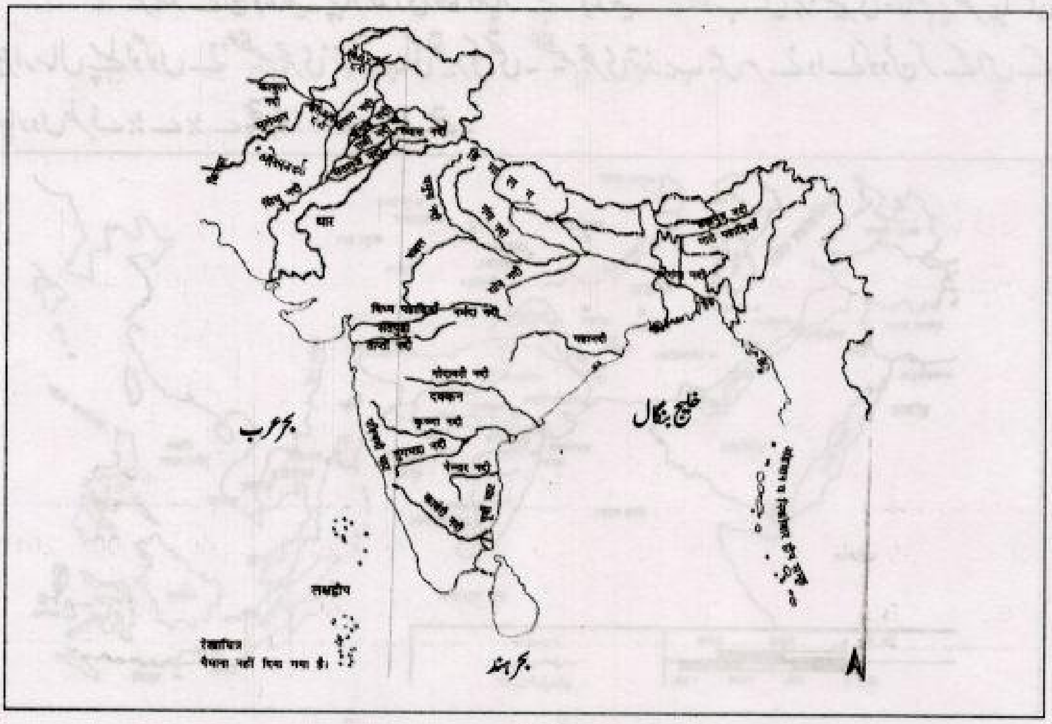

برصغیر ہند

برصغیر ہند کی شمالی سرحد پر واقع پہاڑی سلسلے برصغیر ہند کو مغربی اور وسطی ایشیا سے الگ کرتے ہیں۔ لیکن ان پہاڑوں میں کئی درّے (راستے) ہیں جیسے، خیبر، بولن اور گومل درّا۔ ان درّوں کے توسط سے ہندوستان کا رابطہ افغانستان اور ایران سے قائم رہتا تھا۔ درّے پہاڑیوں کے بیچ کے تنگ راستے ہوتے ہیں۔ برصغیر ہند کے شمال مغربی علاقے میں ہی مہرگڑھ جیسے مقامات ہیں جہاں تقریباً آٹھ ہزار قبل مسیح میں لوگوں نے سب سے پہلے 'گیہوں' اور 'جو' جیسی فصلوں کو اپجانا شروع کیا تھا۔ بھیڑ بکری اور گائے بیل جیسے جانوروں کو پالتو بنانا شروع کیا تھا۔ شمال مغربی علاقے میں ہی سندھ اور اس کی معاون ندیاں بہتی ہیں۔ معاون ندیاں آگے چل کر ایک بڑی ندی میں مل جاتی ہیں۔ تقریباً 4700(2500 قبل مسیح) سال پہلے انہی ندیوں کے کنارے شہری تمدن کو فروغ حاصل ہوا۔

برصغیر ہند کے شمال مشرق میں گارو، کھاسی، جینتیا، مشمی اور ناگا پہاڑیاں ہیں۔ ان پہاڑیوں کے نام پر ہی یہاں کے آدیباسی گروپ کی پہچان ہے۔

برصغیر ہند کے بیچ وندھیہ پہاڑ قدرتی خط امتیاز ہے۔ وندھیہ کے جنوب میں برہمگیری مقام پر تقریباً تین ہزار سال پہلے لوگوں نے 'عظیم حجری' تہذیب کی تعمیر کی تھی۔ عظیم حجری تہذیب میں مرنے والے کو دفن کر کے اس کے چاروں طرف بڑے بڑے پتھر گاڑ دیے جاتے تھے۔

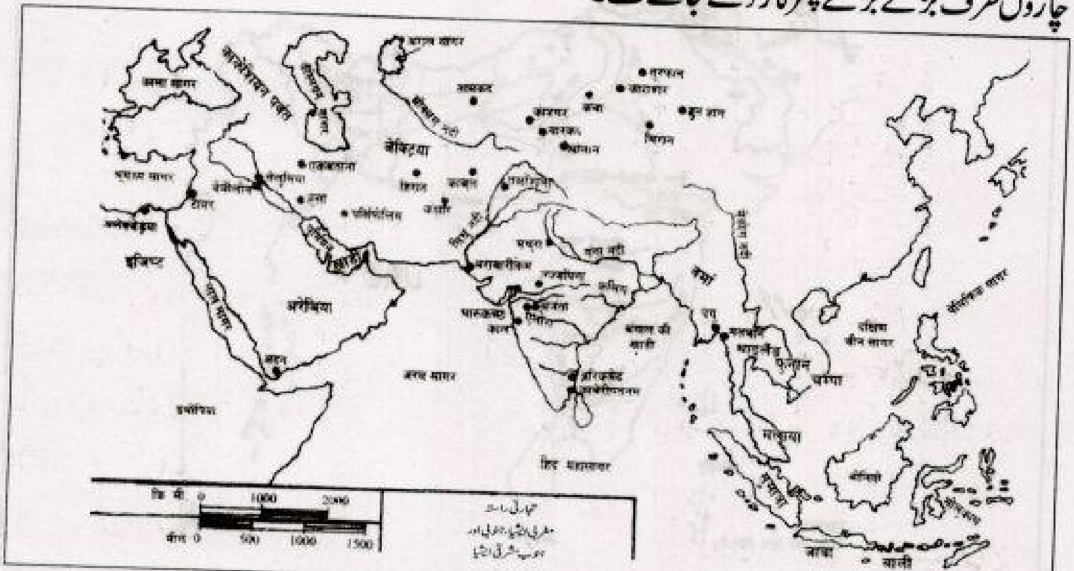

تجارتی راستوں اور زرعی مقام کو نشان زد کرتا نقشہ

وِندھیہ پہاڑیوں کے شمال مشرق اور برہم پتر ندی کے مغرب میں گنگا اوراس کی معاون ندیاں بہتی ہیں۔ وِندھیہ پہاڑیوں کے شمال میں واقع کول ڈیہوا اور چوپانی مانڈو ایسے مقامات ہیں، جہاں سب سے پہلے چاول (دھان) اپجایا جاتا تھا۔

شمالی ہندوستان میں بہنے والی ندی گنگا کے جنوب کا علاقہ زمانۂ قدیم میں 'مگدھ' کے نام سے جانا جاتا تھا۔ یہاں کے حکمراں بہت طاقتور تھے اورانہوں نے یہاں ایک عظیم الشان سلطنت قائم کی تھی۔

جغرافیائی خدوخال کی اس تفصیل سے واضح ہے کہ اس برصغیر میں حالاں کہ الگ الگ علاقوں میں لوگ اپنے اپنے ڈھنگ سے انسانی سماج کی تعمیر کر رہے تھے،لیکن یہ کبھی بھی ایک دوسرے سے الگ نہیں رہے۔ یہ لوگ اونچے پہاڑوں، پہاڑیوں، ریگستانوں، ندیوں اور سمندروں میں جوکھم اٹھا کرایک علاقے سے دوسرے علاقے کا سفر کرتے تھےاور استعمال کی چیزوں کی خرید وفروخت کرتے تھے۔

اس کے علاوہ لوگوں کوتعلیم دینے کے لئے مذہبی پیشوا بھی ہمیشہ دورہ کرتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ برصغیر ہند کے باہر کے لوگ بھی خیبر، بولن اور گومل کے راستے ہندوستان آتے رہے۔اس آمدورفت سے ہماری ثقافتی روایت مضبوط ہوئی۔

ہمارے ملک کا نام

ہم اپنے ملک کے لئے اکثر انڈیا اور بھارت جیسے ناموں کا استعمال کرتے رہے ہیں۔انڈیا لفظ 'انڈس' سے نکلا ہے جسے سنسکرت میں 'سندھو' کہا جاتا ہے۔تقریباً 2500 سال قبل شمال مغرب کی طرف سے آنے والے ایرانیوں اور یونانیوں نے سندھو کو 'ہندوس' یا 'انڈوس' کہا اور اس ندی کے پورب میں واقع زمینی علاقے کو 'انڈیا' کہا۔فارسی میں یہی لفظ 'ہند' اور 'ہندوستان' جیسے ناموں کے جنم کا سبب تھا۔اسی طرح ایک دوسری روایت کے مطابق اس ملک کا نام بھارت 'بھرت' نامی انسانی گروہ کے نام پر پڑا، جو شمال مغربی علاقے میں رہتے تھے۔اس کا تذکرہ رِگ وید (تقریباً 1500 قبل مسیح) میں ملتا ہے۔

لہٰذا دستیاب ذرائع اور ثبوتوں کی بنیاد پر آپ قدیم ہندوستان کی تواریخ کو آگے کے ابواب میں پڑھیں گے۔زمانۂ قدیم میں ہندوستان میں انسانی زندگی کیسی تھی،شروعاتی سماج کیسا تھا،اس کی سلسلہ وار ترقی کیسے ہوئی، یہ سب آپ اگلے باب میں پڑھیں گے۔

﴿ مشق ﴾

آیئے یاد کریں

1 معروضی سوال

(الف) مٹی کے برتن کی قدامت کا تعین کس طریقۂ کار سے کرتے ہیں؟

(i) کاربن-14 طریقۂ کار (ii) حرارتی طریقۂ کار

(iii) پوٹاشیم-آرگن طریقۂ کار (iv) اسٹون ہیمر طریقۂ کار

(ب) شمالی ہندوستان کو جنوبی ہندوستان سے کون پہاڑ الگ کرتا ہے؟

(i) ہمالہ پہاڑ (ii) وِندھیہ پہاڑ

(iii) مشرقی گھاٹ (iv) مغربی گھاٹ

(ج) چاول کی فصل کا قدیم ثبوت کہاں سے ملتا ہے؟

(i) کول ڈیہوا (ii) برہم گیری

(iii) میہر گڑھ (iv) بُرج ہوم

2 خالی جگہوں کو پُر کریں

(الف) .... علاقہ کے ماتحت عظیم الشان سلطنت کا قیام ہوا۔

(ب) جغرافیائی نقطۂ نظر سے ہندوستان کو .... میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(ج) .... نے کمہرار نامی جگہ کی کھدائی کی۔

(د) عہد جدید کا آغاز .... سے ہوا۔

(ہ) عظیم حجری تہذیب کی تعمیر .... ہندوستان کے لوگوں نے کی۔

3 جوڑ ملایئے

کھاسی	اناج کا ثبوت
افریقہ	جنوبی ہندوستان
مگدھ	ملک

عظیم حجری ثقافت　　　اولین بڑی سلطنت

چوپانی مانڈو　　　قبائل

4 آیئے چرچا کریں

i تواریخ کے مطالعہ سے ہمیں کئی طرح کی معلومات حاصل ہوتی ہیں؟

ii زیرزمین باقیات کسے کہتے ہیں؟

iii تواریخ کے مطالعہ سے ہمیں اپنے ماضی کے بارے میں کیا کیا معلومات حاصل ہوتی ہیں؟

iv ماضی کی معلومات جن جن ذرائع سے ہوسکتی ہے، اس کی ایک فہرست بنائیں۔

v اپنے ملک کا نام بھارت اور انڈیا کیسے ہوا؟

vi عہد کے تعین کے لئے کاربن۔14 طریقۂ کار کو بتائیں۔

5 آیئے کر کے دیکھیں

i ماہرین باقیات کے ذریعہ کھدائی میں حاصل چیزوں کی فہرست بنائیے۔

ii ہندوستان کے نقشہ پر مندرجہ ذیل مقامات کو دکھائیں—

(الف) نرمدا ندی　(ب) گنگا ندی　(ج) وندھیہ پہاڑ　(د) سَت پوڑا پہاڑیاں

باب-3

ابتدائی سماج

رتیش اور پرکاش گفتگو کر رہے تھے۔
رتیش: پرکاش، یہ بتاؤ کہ انسان اس دھرتی پر کیسے آئے؟
پرکاش: میرے والدین کہتے ہیں کہ ہم بھی اللہ کے بندے ہیں اور اسی نے ہمیں دھرتی پر بھیجا۔
رتیش: لیکن میں نے تو کل کے اخبار میں پڑھا ہے کہ اس دھرتی پر زندگی کی شروعات سب سے پہلے سمندر میں ہوئی اور پھر چھوٹے جاندار سے بڑے جانداروں کی نشو ونما ہوئی جس میں انسان بھی ہے۔
پرکاش: تب ہمارے آباء واجداد کون تھے، دیکھنے میں کیسے لگتے تھے اور انسان کی ابتدائی زندگی کیسی تھی؟

انسان جس طرح سے آج رہتا ہے اس سے تو آپ واقف ہیں، لیکن کیا آپ نے سوچا ہے کہ ہمارے آباء و اجداد ہزاروں سال پہلے کیسے رہتے تھے؟ اس وقت دنیا بھر میں کہیں بھی کھیتی نہیں ہوتی تھی۔ نہ کہیں گاؤں تھے، نہ شہر۔ آج سے 150 سال پہلے تک لوگوں کا ماننا تھا کہ دھرتی پر شروع سے ہی زندگی تھی۔ پیڑ پودے اور انسان کو بنانے والا خدا تھا۔ لیکن بعد میں سائنس دانوں نے اس بات کی کھوج کی کہ دھرتی پر کروڑوں سال پہلے زندگی کی نمود ہوئی اور اس کی شکل رفتہ رفتہ بدلتی رہی۔ کہا جاتا ہے کہ انسان جس شکل میں آج ہے، وہ لاکھوں برسوں کی سلسلہ وار ترقی کا نتیجہ ہے۔

ابتدائی انسان کے بارے میں جانکاری کیسے ملتی ہے؟

ہزاروں سال پہلے جو لوگ رہتے تھے، ان کے بارے میں ہم ٹھیک ٹھیک تو نہیں جانتے ہیں، لیکن اس وقت کی بچی ہوئی چیزوں کو دیکھ کر اور اپنی ذہانت سے کچھ اندازہ ضرور لگا سکتے ہیں۔ اس کام میں ماہرین آثار قدیمہ نے اس وقت کے لوگوں کے ذریعہ استعمال میں لائے جانے والے اوزاروں (پتھروں سے بنائے گئے)، دست کاری کے نمونوں اور ان کی رہائش گاہوں کا جو پتہ لگایا ہے، وہ معاون ہیں۔ اس بارے میں آپ پچھلے باب میں پڑھ چکے ہیں۔

اس وقت کے لوگوں کی طرز زندگی کو جاننے کے لئے آج بھی اسی ماحول میں رہ رہے شکاری سماج کے لوگوں کا ماہرین نے مطالعہ کیا ہے۔ آج بھی دنیا کی کئی جگہوں میں شکاری سماج کے لوگ رہتے ہیں۔ ہندوستان میں کیرل، آندھر پردیش اور جھارکھنڈ وغیرہ ریاستوں میں ایسے لوگ رہتے ہیں۔

ہندوستان میں ابتدائی انسان کہاں رہتے تھے؟

ہندوستان میں ماہرین آثار قدیمہ کو ماضی کی کئی انسانی بستیاں ملی ہیں۔ یہاں پیش کئے گئے نقشہ میں نشان زد جگہیں وہی ہیں۔ ان تمام جگہوں سے شکاری انسان کے کئی نشان ملے ہیں۔

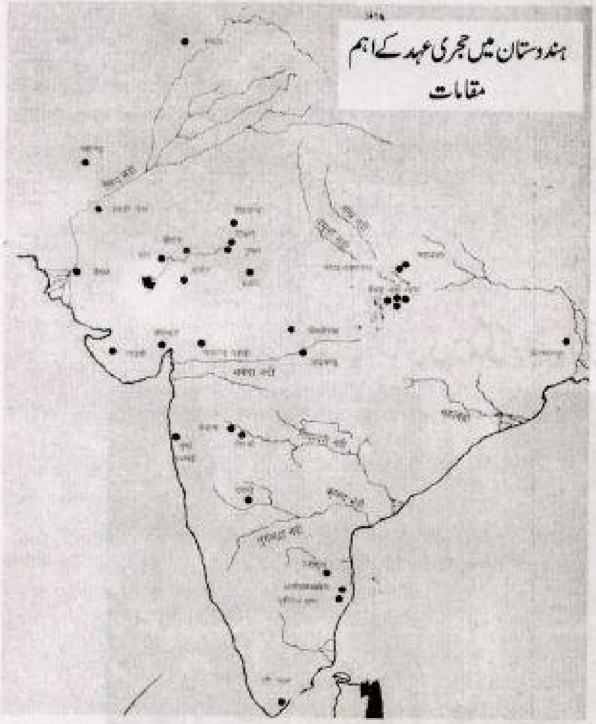

آثار قدیمہ کے اہم مقامات کا نقشہ

مثلاً پتھر کے اوزار، غاروں پر بنی تصویریں اور جانوروں اور انسانوں کی ہڈیاں۔ غار ہی ان کا بسیرا تھا۔ مدھیہ پردیش میں بھیم بیدکا، بدنی پنچ مڑھی، بھیڑا گھاٹ اور مہیشور ان جگہوں کی مثال ہیں۔ کئی قدیم مقامات ندیوں اور جھیلوں کے کنارے پائے گئے ہیں۔

ابتدائی انسان کی طرز زندگی

دنیا میں جگہ جگہ وہ لوگ جنگلوں میں بیس تیس لوگوں کے چھوٹے چھوٹے جھنڈ میں رہا کرتے تھے۔ جنگل میں ہرن، بھینسا، شیر، خرگوش وغیرہ جانوروں کا شکار کیا کرتے تھے۔ ندیوں اور تالابوں میں مچھلی پکڑتے تھے۔ شہد کی مکھی کے چھتوں سے شہد بھی اکٹھا کرتے تھے۔ وہ جنگلی پیڑوں کے پھل توڑ لاتے، پودوں کی میٹھی جڑیں اور جڑی بوٹیاں (آلو، شکرقند) کھود لاتے اور جنگلوں میں اپنے آپ اگے جنگلی اناج کو کاٹ

لاتے۔ وہ زیادہ تر جڑی بوٹی اور پھل وغیرہ کھاتے تھے، ساتھ ہی تھوڑا بہت گوشت بھی۔ گوشت ان کی خاص خوراک نہیں تھی کیوں کہ ان لوگوں کے جیسے اوزار ملے ہیں، اس سے بڑی تعداد میں جنگلی جانوروں کا شکار کرنا بہت مشکل رہا ہوگا۔ دوسرے، جانور ان سے زیادہ طاقتور اور تیز دوڑنے والے بھی تھے۔

ابتدائی انسان کی زندگی کو پیش کرتی ایک خیالی تصویر

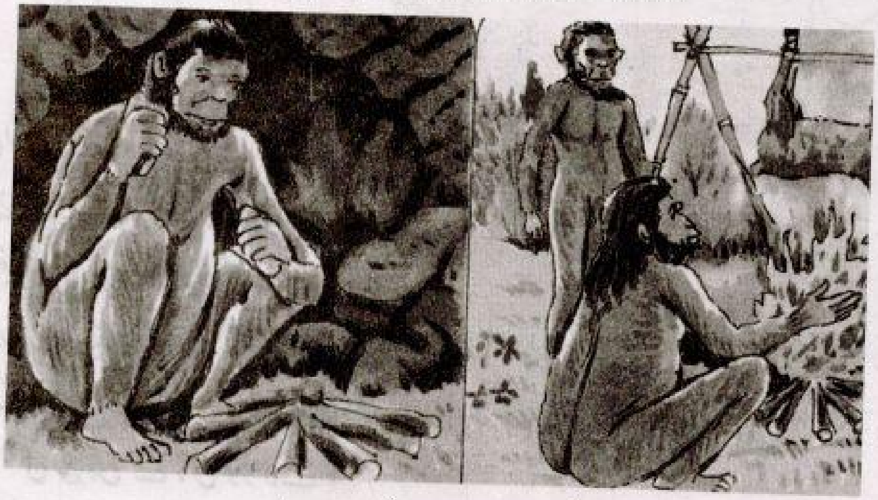

ابتدائی انسان کے ذریعہ آگ کا استعمال

ابتدائی انسان کو پہننے کی چیزیں بھی جانوروں اور پیڑوں سے ہی ملتی تھیں۔ وہ جانوروں کی کھال صاف کر کے پہنتے تھے یا پیڑ کی پتیوں اور چھال سے جسم ڈھک لیتے تھے۔ وہ یا تو پہاڑی غاروں میں رہتے تھے یا پیڑوں کی شاخوں اور پتیوں سے چھوٹی چھوٹی جھونپڑیاں کھڑی کر لیتے تھے۔ وہ لوگ آگ جلانا جان گئے تھے۔ ان کے گھروں میں جو چولہے ملے ہیں، اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ پابندی سے آگ کا استعمال کرتے تھے۔ لوگوں کے جھنڈ میں عورتیں اور بچے بھی رہتے تھے۔ مرد شکار کے لئے جاتے تھے جب کہ عورتیں جڑی بوٹی، پھل اور دیگر جنگلی اناج اکٹھا کرتی تھیں۔ گروہ کے لوگ بچوں کا خاص خیال رکھتے تھے۔

بانٹ کر کھانا

ابتدائی لوگ ساتھ ساتھ شکار کرتے تھے کیوں کہ اکیلے جانوروں کو مارنا مشکل ہوتا تھا۔ کھانا لوگوں کے ذریعہ گروہ میں ہی اکٹھا کیا جاتا تھا اور اسے سب لوگ مل بانٹ کر کھاتے تھے۔ یہ بہت ضروری تھا، کیوں کہ جنگل سے کیا ملے گا، اس کا پختہ بھروسہ تو ہوتا نہیں تھا۔ اس وقت لوگوں کے کئی گروہ الگ الگ علاقوں میں رہتے تھے۔ ان کے بیچ شکار اور خوراک حاصل کرنے کو لے کر چھوٹی موٹی لڑائیاں بھی ہوتی تھیں۔ کل ملا کر اس وقت کے لوگوں کی زندگی بہت آرام سے گزرتی ہوگی۔ اصل کام کھانا اکٹھا کرنا تھا جو جنگل سے حاصل ہو جاتا تھا۔ اس کے لئے انہیں بہت زیادہ محنت نہیں کرنی پڑتی تھی۔

ابتدائی انسان کی زندگی کا اہم پہلو: ادھر ادھر گھومنا

ایک گروہ میں رہنے والے ابتدائی انسان ایک محدود علاقے کے اندر گھومتے پھرتے رہتے تھے۔ یہ دائرہ ان کی رہائش گاہ سے چاروں سمتوں میں ہوتا تھا۔ یہ لوگ چھوٹے چھوٹے گروہوں میں بٹ کر چاروں سمتوں میں جاتے۔ اس کی ایک خاص وجہ ہوتی تھی۔ مثلاً، ایک مخصوص علاقے میں پھلوں، پودوں اور جانوروں کی تعداد اور اس کی دستیابی محدود رہتی تھی، جسے وہ ختم کر دیتے تھے۔ اس لئے کھانے کی تلاش میں وہ ادھر ادھر گھومتے تھے۔ وہ جانوروں کا شکار کرنے کے دوران بھی ان کے پیچھے پیچھے چلے جاتے تھے۔ ان لوگوں کو پیڑ پودوں میں پھل پھول آنے کا موسم پتہ تھا۔ اس لئے لوگ ان کی تلاش میں مخصوص موسم کے مطابق دوسرے علاقوں گھومتے تھے۔ غالباً آس پاس کے آبی ذرائع مثلاً ندیوں، جھیلوں وغیرہ کے خشک ہو جانے کے سبب بھی پانی کی تلاش میں ادھر ادھر جاتے ہوں گے۔ وہ لوگ اپنا سفر پیدل ہی کیا کرتے تھے۔

ابتدائی انسان کے اوزار

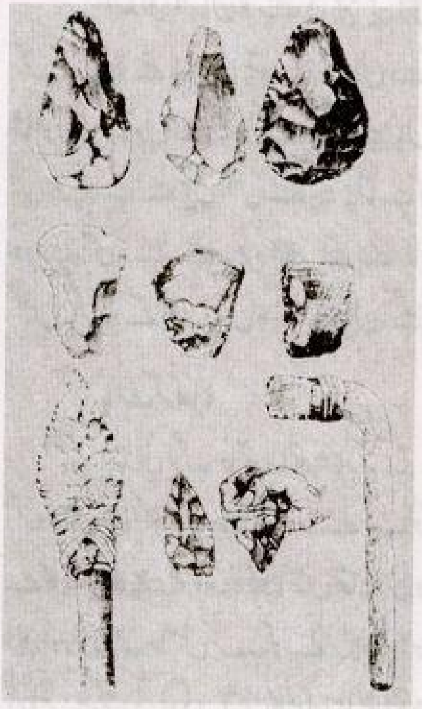

ابتدائی انسان کے اوزار

شکاری انسان کے پاس کیسے کیسے ہتھیار اور اوزار تھے، ذرا سوچئے۔ اس وقت لوہا، تانبا جیسی دھات کے بارے میں لوگوں کو پتہ نہیں تھا۔ لہٰذا ان لوگوں کو آس پاس جو ملتا، وہ تھا— پتھر، لکڑی، جانوروں کے سینگ اور ہڈیاں۔ انہی کو نکیلا بنا کر وہ اوزار بناتے تھے۔ وہ پتھر کے ٹکڑے کو گھس کر نکیلا اور دھاردار بنا دیتے تھے۔ ساتھ ہی اسے ایک اوزار کی شکل دے کر اسے پکڑنے لائق بنا دیتے تھے۔ رفتہ رفتہ وہ اس فن میں ماہر ہوتے گئے اور پتھر کے باریک اوزار بنانے لگے۔ وہ پتھر کے چھوٹے اور باریک ٹکڑوں کو کسی لکڑی کے ہتھے پر لگا کر تیز اوزار کا کام لیتے تھے۔ اس وقت اوزار بنانے کے لئے الگ سے کوئی کاریگر نہیں تھا۔ گروہ کے سب لوگ اوزار بنایا کرتے تھے۔ پتھر اور لکڑی کے اوزاروں کا استعمال شکار کرنے، پیڑوں کو کاٹنے یا ان کی چھال چھیلنے، جانوروں کی کھال اتار کر پہننے لائق بنانے، وغیرہ کاموں میں کرتے تھے۔ وہ لکڑی، سیپ، ہاتھی دانت وغیرہ کے ہار بھی بناتے تھے۔

ابتدائی انسان کے ذریعہ بنائی گئی تصویریں

تصویر اور رقص

شکاری لوگ غار کی اندرونی دیواروں پر رنگین تصویر بھی بنایا کرتے تھے۔ وہ رنگین پتھروں کو گھس کر رنگ تیار کرتے تھے اور بانس کے برش سے چٹانوں پر تصویر بناتے تھے۔ ان لوگوں کے ذریعہ بنائی گئی تصویریں بھیم بیدکا کے غاروں میں پائی گئی ہیں۔ زیادہ تر تصویریں جانوروں مثلاً بیل، گائے، بھینس، ہرن وغیرہ کی تھیں۔ تصویریں بنانے کے علاوہ ان کی زندگی میں ایک اور اہم چیز تھی — رقص۔ وہ سب مل کر دیر تک رقص کرتے تھے۔

پیسرا کا باریکی سے جائزہ

پیسرا بہار کے مونگیر ضلع میں واقع ہے۔ یہاں پر ابتدائی انسان سے متعلق قدیم مقامات ملے ہیں۔ یہاں سے یورپ (فرانس) میں پائے جانے والے ابتدائی انسان کے اوزاروں کی طرح کے اوزار ملے ہیں۔ پیسرا غالباً رہائش اور تعمیر کی جگہ تھی۔

نام اور تاریخیں

جس عہد کے انسان کے بارے میں آپ نے اوپر پڑھا ہے، ان کی زندگی میں پتھروں کا مقام سب سے اہم

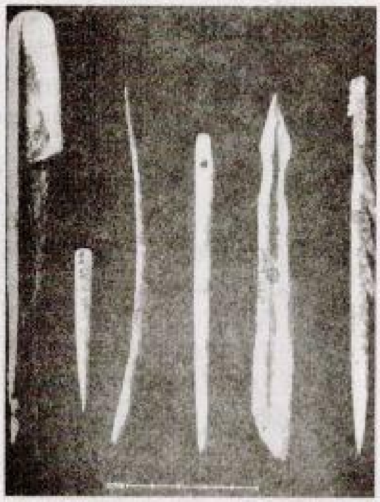

جدید عہد حجری کے ہڈی کے اوزار

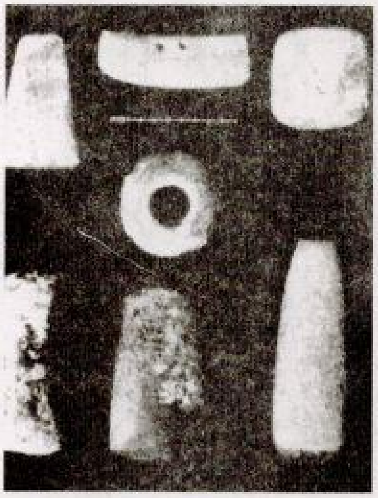

جدید عہد حجری کے پتھر کے اوزار

تھا۔آپ نے دیکھا کہ وہ پتھر کے غار، اس کے اوزار، اسی کے زیورات کا استعمال کرتے تھے۔لہٰذا اس عہد کو ماہرین آثار قدیمہ نے حجری (پتھر) عہد کا نام دیا ہے۔

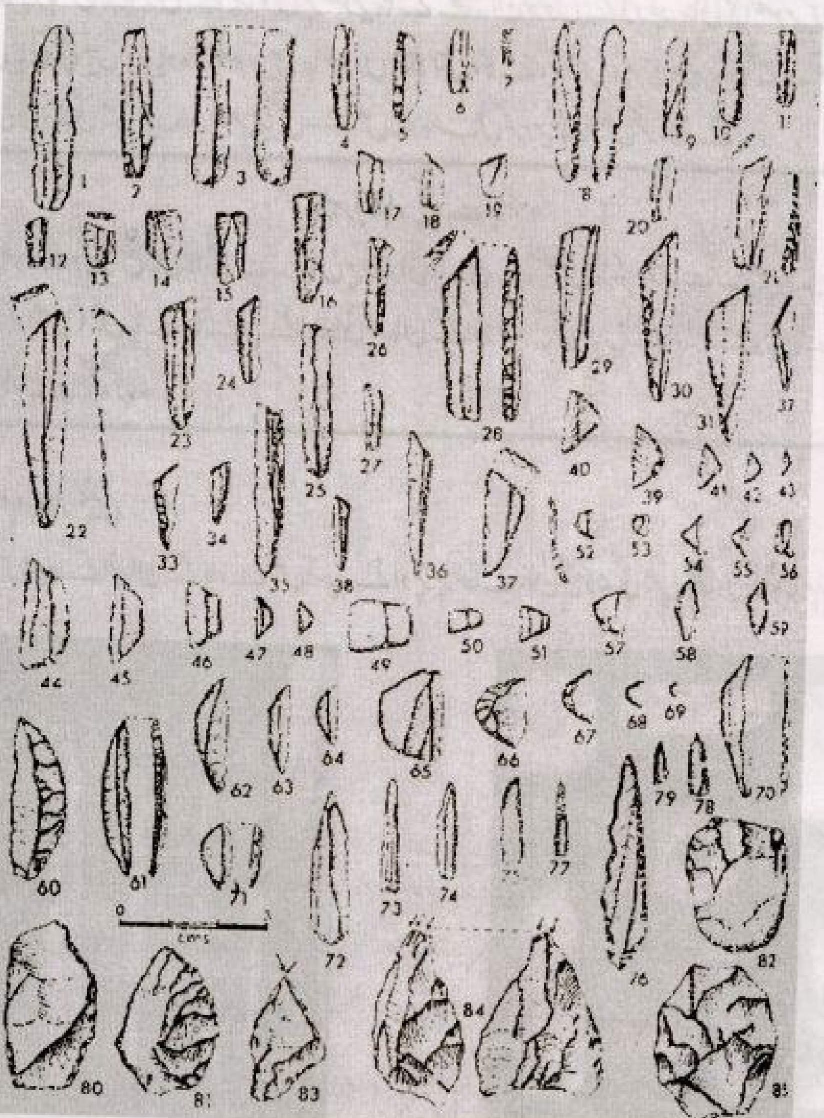

وسط حجری اور جدید حجری عہد کے اوزار

اوزار بنانے کے طریقوں اور طرز زندگی میں آئی تبدیلیوں کے جو ثبوت ملے ہیں، اس کی بنیاد پر حجری عہد کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ابتدائی عہد کو ماقبل حجری عہد (تقریباً بیس لاکھ سال سے 14000 سال پہلے تک) کہتے ہیں۔ اس وقت لوگ شکار اور کھانا اکٹھا کر کے اپنی زندگی گزارتے تھے۔ آگ کا ایجاد اور مستقل رہائش اسی عہد میں انہوں نے شروع کی۔

وسط حجری عہد

اس عہد میں ماحولیاتی تبدیلیاں آئیں اور ماحول میں تپش بڑھی جس کے سبب گیہوں، جو، مڑوا جیسے اناج خود بخود اُگ آئے اور کئی علاقوں میں گھاس والے میدان بننے لگے۔ گھاس پر منحصر سبزی خور جانوروں کی تعداد اس وجہ سے بڑھنے لگی۔ اس وقت لوگوں کے ذریعہ پتھروں کے اور اچھے اوزار بنائے گئے، جسے لکڑی پر لگا کر استعمال کیا جانے لگا۔ ان تبدیلیوں کی بنیاد پر اس عہد کو وسط حجری عہد (تقریباً 14000 سال پہلے سے 8000 سال پہلے تک) کہا گیا۔

حجری عہد کا آخری دور جدید حجری عہد (8000 سال پہلے سے 3000 سال پہلے تک) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس عہد میں انسان کی زندگی ان کے رہن سہن اور فنون لطیفہ میں کافی تبدیلیاں آئیں۔ آپ اس کے متعلق اگلے باب میں پڑھیں گے۔

﴿ مشق ﴾

آیئے یاد کریں

1 معروضی سوال

(الف) برصغیر ہند میں ابتدائی انسان کے نشانات کس ریاست سے سب سے زیادہ ملے ہیں؟

(i) بہار (ii) اتر پردیش

(iii) مدھیہ پردیش (iv) گجرات

(ب) ابتدائی اوزار زیادہ تر کس چیز سے بنے ہوتے تھے؟

(i) لوہا (ii) پتھر

(iii) تانبا (iv) کانسا

(ج) ابتدائی انسانی بستیوں سے جڑا پیسرا نامی مقام بہار کے کس ضلع میں واقع ہے؟

(i) ا (ii) گوپال گنج

(iii) مونگیر (iv) دربھنگہ

(د) حجری عہد کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے؟

(i) چار (ii) تین

(iii) پانچ (iv) دو

2 خالی جگہوں کو پُر کریں

(الف) بھیم بیدکا............ریاست میں ہے۔

(ب) ابتدائی انسان کا اہم بسیرا............تھا۔

(ج) حجری عہد کے لوگ تفریح کے لئے تصویر بناتے تھے اور............کرتے تھے۔

(د)............سال پہلے دنیا کی آب وہوا گرم ہونے لگی۔

3 آیئے چرچا کریں

i انسان کے ابتدائی عہد کو حجری عہد کیوں کہا جاتا ہے؟

ii ابتدائی انسان اُدھر اُدھر کیوں گھومتے تھے؟

iii وسط حجری عہد میں کیا تبدیلیاں آئیں؟

4 آیئے کر کے دیکھیں:

i ابتدائی انسان پتھر کے اوزاروں سے جو کام لیتے تھے، ان کی ایک فہرست بنائیے۔ کیا آپ کے گھر میں پتھر کے اوزار کا استعمال ہوتا ہے؟ اگر ہاں تو اس سے کیا کام کیا جاتا ہے؟ کلاس میں چرچا کریں۔

ii ابتدائی انسان کے کھانے کی چیزوں کی فہرست بنائیے۔ آج کے کھانے پینے کے سامان سے اس کا مقابلہ کرنے پر آپ کو کیا تبدیلی نظر آتی ہے؟

iii آج کی زندگی میں استعمال میں لائے جانے والے اوزاروں کا مقابلہ ابتدائی انسان کے اوزاروں سے کریں اور دونوں میں کیا فرق اور مماثلت ہے، بتائیں۔

169/16-17

باب-4

اولین کاشت کار اور مویشی پرور

شبنم اسکول میں 'دو پہر کا کھانا' کھانے کے لئے بیٹھی ہوئی تھی۔ آج اسے کھانے میں چاول، راز ما اور آلو کی سبزی ملی۔ کل ہی اس نے پلاو اور سویابین کی سبزی کھائی تھی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ ہمارے پاس کھانے کے لئے اتنے سارے اناج، سبزی، پھل اور دودھ کہاں سے آتے ہیں؟

'دو پہر کا کھانا' کے تحت گروپ میں کھاتے بچے

آج ہم مختلف قسم کا کھانا کھاتے ہیں — اناج اور سبزی سے تیار کھانا، دودھ دہی، مکھن، گوشت مچھلی وغیرہ۔ یہ ہمیں زیادہ تر اگائی گئی فصلوں اور پالتو جانوروں سے ملتے ہیں۔ لیکن ابتدائی انسان کچھ بھی نہیں اگاتے تھے اور سب کچھ جنگلوں سے بٹورلاتے تھے۔ ان میں جانوروں کا شکار اور جڑی بوٹی اور پھلوں کو اکٹھا کرنے کے طریقے شامل تھے۔ جو شکاری اور کھانا اکٹھا کرنے والے لوگ لاکھوں سالوں سے جنگلی پھل اور اناج بٹورتے تھے، انہیں معلوم تو ہوگا

کہ کس قسم کے بیج سے پودا اگتا ہے۔ انہوں نے آس پاس ایسے خوب سارے پودوں کو اگتے دیکھا ہوگا، پھر بھی انہوں نے کھیتی شروع نہیں کی۔ اس کی کیا وجہ رہی ہوگی؟ جن لوگوں نے کھیتی شروع کی، ان کو کیا ضرورت پڑی کہ وہ کاشت کاری کرنے لگے؟ ان باتوں کی پختہ جانکاری تو نہیں، پھر بھی اس وقت کے جو نشانات اور ثبوت ملتے ہیں، ان سے ہم کچھ اندازہ لگا سکتے ہیں۔

کاشتکاری یعنی کھیتی کی شروعات

کاشت کاری کے شروع ہونے کا مطلب تھا، کوئی بھی اناج ایسی جگہ پر اپجایا جانا، جہاں وہ اپنے آپ نہیں اپجتا ہو۔ سب سے پہلے کاشت کاری کس نے کی اور کہاں سے شروع کی؟ قیاس ہے کہ کاشت کاری کی شروعات ایران اور عراق ممالک کی پہاڑیوں کی تلہٹی میں ہوئی۔ آج سے تقریباً 8000 سے 10000 سال پہلے وہاں رہنے والے لوگوں نے سب سے پہلے کاشت کاری شروع کی۔ بعد میں جگہ جگہ لوگوں کے گروپوں کے ذریعہ کاشت کاری کرنی شروع ہوئی۔ اپنے ملک میں کاشت کاری کی شروعات آج سے پانچ چھ ہزار سال پہلے شمال مغربی ہندوستان میں ہوئی۔ گروپ کی عورتیں پیڑ پودوں کے بارے میں بہت ساری جانکاریاں رکھتی تھیں کیوں کہ عام طور پر جنگلی پھل، دانے، جڑیں وغیرہ اکٹھا کرنے کا کام وہی کیا کرتی تھیں۔ وہ پیڑ پودوں کو قریب سے دیکھتے دیکھتے ان کے بارے میں کافی کچھ سمجھنے لگی تھیں۔ ضرورت پڑنے پر انہوں نے اس جانکاری کا استعمال خود پودے اگانے میں کیا۔ ایسا مانا جاتا ہے کہ وسط ایشیا کے علاقے میں رہنے والے شکاریوں کے ایک گروپ نے دوسرے گروپ کو کھدیڑ دیا۔ نئی جگہ پر جہاں وہ گئے ان لوگوں کو وہ ساری جنگلی فصل نہیں مل پا رہی تھی، جس کے کھانے کے وہ عادی ہو گئے تھے۔ لہٰذا انہوں نے نئے علاقوں میں اپنے ساتھ لائے کچھ بیجوں کو زمین میں ڈال دیا۔ اس کی پابندی سے آبپاشی کرنے لگے۔ کچھ مہینوں میں ان پودوں میں پھل لگ گئے جس کے پک جانے پر ان لوگوں نے اسے کاٹ کر اس سے سارے اناج نکال لئے۔ اس طرح کھیتی کی شروعات ہوئی۔ دھیرے دھیرے الگ الگ گروپوں نے جنگلوں کو صاف کر کے اس پر بھی بیجوں کو بونا شروع کیا۔ اس سے زمین کے چھوٹے ٹکڑے پر وہ لوگ زیادہ اناج اپجانے لگے۔ اس طرح ابتدائی انسان کے پاس اناج کا ایک ذخیرہ ہو گیا جسے وہ بحران کے وقت استعمال کر سکتے تھے۔ اسی کے ساتھ ان کی طرز زندگی میں تبدیلی آئی۔ شکار کرنے والے اور پھل، اناج اکٹھا کرنے والے لوگ اپنا رہائشی علاقہ بدلتے رہتے تھے۔ مگر اب فصل کی رکھوالی کے لئے کھیتوں کے آس پاس مستقل طور پر رہنا ضروری ہو گیا۔ اس طرح شروعاتی گاؤں بسے۔

ابتدائی انسان کے ذریعہ کھیتی کا کام

ابتدائی انسان برتن بناتا ہوا

چوں کہ فصل تیار ہونے میں چار سے چھ مہینے لگ جاتے تھے، اس عمل میں گروپ کے تمام لوگ آپس میں تعاون کرتے تھے۔ اس تعاون سے ان کے بیچ رشتہ ناتا، جس کی بنیاد آپسی تعلق تھا، شروع ہوا۔ مستقل طور سے ایک جگہ رہ کر فصلوں کو اپجانے کی وجہ کر لوگوں نے اب چھپر والی جھونپڑیوں کو بنانا شروع کیا۔ اناج کے ذخیرہ کو رکھنے کے لئے انہوں نے مٹی کے برتنوں کو بنانا شروع کیا۔ رفتہ رفتہ کتائی بنائی شروع ہوئی۔ مٹی کے برتنوں کا استعمال وہ لوگ کھانا بنانے اور کھانا کھانے میں بھی کرنے لگے۔ شکاری انسان کی زندگی میں یہ تبدیلیاں ہزاروں برسوں میں ممکن ہو سکتی تھیں۔

انسان نے جانور پالنا شروع کیا

جس وقت کھیتی کی شروعات ہوئی، تقریباً اسی وقت مویشی پروری بھی شروع ہوئی۔ جانور پالنے کا کام درحقیقت شکاری لوگوں نے ہی پہلے کیا تھا۔ شروع میں جب وہ لوگ جانوروں کا شکار کرتے ہوں گے تو انہیں جانوروں کے بچے بھی ہاتھ لگ جاتے تھے۔ اسے وہ پکڑ کر اپنے رہنے کے ٹھکانے پر

ابتدائی انسان کی رہائش گاہ

لاتے ہوں گے تاکہ بڑے ہونے پر اس سے زیادہ گوشت حاصل ہو سکے۔ اس طرح ابتدائی انسان بھیڑوں، بکریوں کے ننھے میمنوں کو اور ننھے بچھڑوں کو اور بچھوں کو اپنے پاس باندھ کر رکھنے لگے۔ دھیرے دھیرے انہیں ان جانوروں کی افادیت سمجھ میں آئی ہوگی۔ انہیں یہ لگا ہوگا کہ جانوروں کو مار کر کھانے کے بجائے اگر زندہ پالا جائے تو بہت سے نئے فائدے مل سکتے ہیں۔ ابتدائی انسان نے جانوروں کو پالتو بناتے وقت کچھ باتوں کا دھیان ضرور رکھا ہوگا۔ مثلاً، ایسے جانوروں کو پالتو بنایا جائے، جن کے لئے آسانی سے کھانا دستیاب کرایا جاسکے، وہ خطرناک نہ ہو جائیں اور نقصان نہ پہنچائیں، انہیں اپنے ساتھ ادھر ادھر بھی لے جایا جاسکے، ساتھ ہی شکار کی تلاش کرنے اور کھانا ڈھونڈنے میں ان سے مدد بھی ملے۔ یہی سب باتیں سوچ کر اس نے سب سے پہلے کتا، پھر سور، بھیڑ، بکری اور دوسرے جانوروں کو پالنا شروع کیا۔

ابتدائی انسان کے ساتھ پالتو جانور

جانوروں کو پالنے سے انہیں کئی طرح کے فائدے ملنے لگے۔ جانوروں سے انہیں کھانے کی کئی چیزیں حاصل ہوئیں۔ اس کی طاقت کا استعمال انہوں نے دھیرے دھیرے کھیتی کا کام بھی کرنا شروع کیا۔ اس سے انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے میں، چیزوں کو لانے، لے جانے میں کافی مدد ملی۔ جانوروں سے اسے تازہ گوشت ملا جس کا استعمال وہ اپنی خواہش کے مطابق کر سکتے تھے۔

جدید حجری عہد: تبدیلیوں کا زمانہ

جدید حجری عہد انسان کی ترقی کا وہ زمانہ ہے جس میں انسان پہلی بار شکاری سے مویشی پرور اور اشیائے خوردنی کی پیداوار کرنے والا بن گیا۔ اسی زمانہ میں ابتدائی گاؤں بسنے لگے اور ایک سماجی تنظیم کی تشکیل ہوئی۔ اس قت

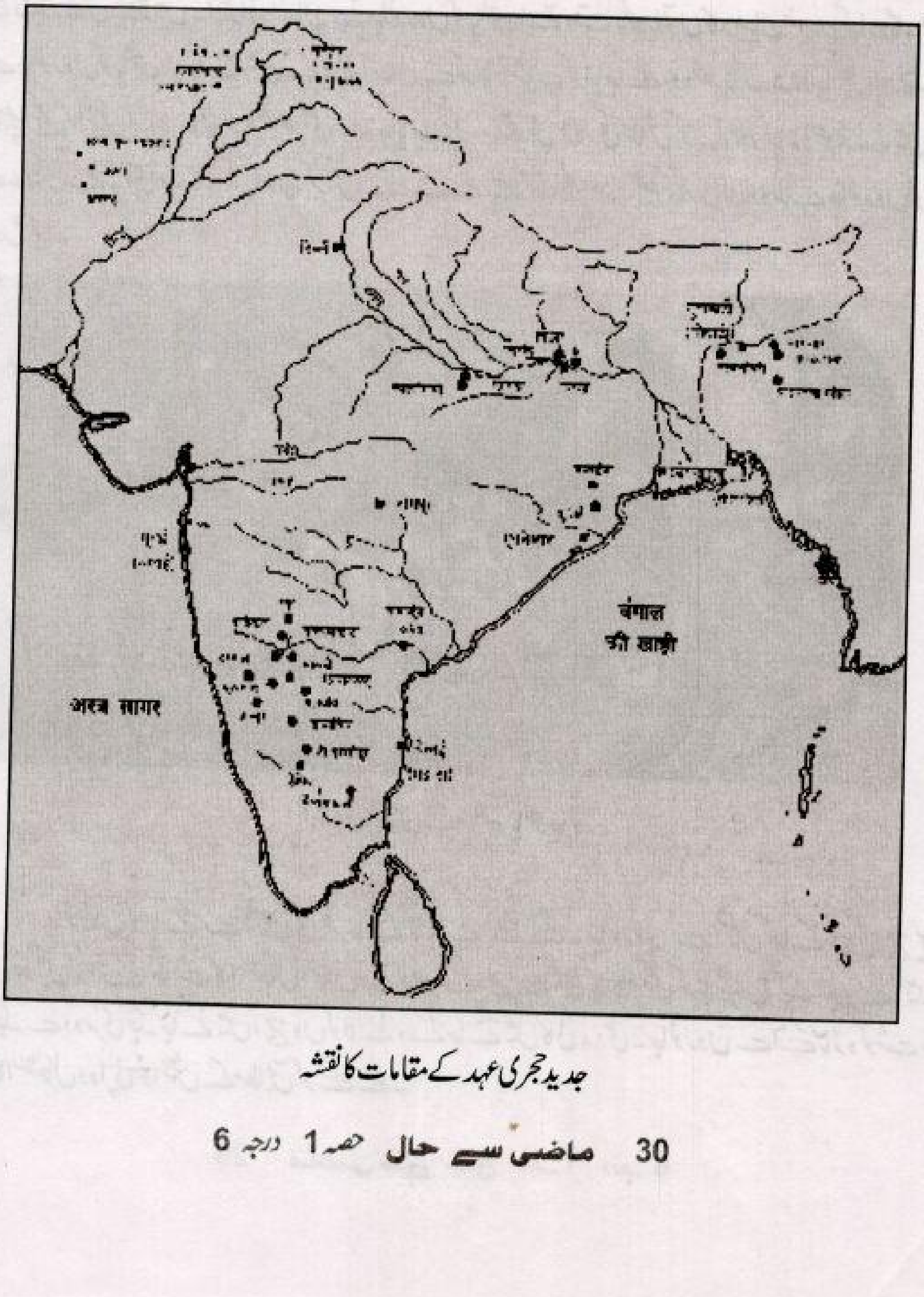

جدید حجری عہد کے مقامات کا نقشہ

کے لوگ بھی پتھر کے اوزاروں کا ہی استعمال کرتے تھے لیکن وہ اوزار سائز میں چھوٹے، مضبوط اور پہلے سے زیادہ دھاردار اور چمک دار تھے۔ ماہرین آثار قدیمہ کو ہندوستان کے شمال مغربی علاقوں سے جدید حجری عہد کے کاشت کار وں اور مویشی پروروں کے ثبوت ملے ہیں۔ اس کے علاوہ بہار کے مونگیر، چراند (سارن) اور جھارکھنڈ کے بہت سارے علاقے بھی جدید حجری عہد کے ہیں۔ دیئے گئے نقشہ میں وہ تمام مقامات دکھائے گئے ہیں۔

درج ذیل چارٹ سے آپ یہ جان سکتے ہیں کہ کہاں کہاں اناج اور پالتو جانوروں کی ہڈیاں ملی ہیں جو جدید حجری عہد کی ہیں۔

حاصل اشیاء	قدیم مقام
گیہوں، جو، بھیڑ، بکری	میہر گڑھ (پاکستان)
چاول، جانور کی ہڈیاں	کولڈیہوا (اتر پردیش)
چاول، جانور کے کھُر کے نشان	میہر گڑھ
گیہوں، دلہن، کتا، بھیڑ، بکری	بُرج ہوم (کشمیر)
گیہوں، چنا، جو	چِراند (بہار)
کالا چنا، جوار باجرا، بھیڑ، سور	پے یم پلّی (آندھر پردیش)

باریکی سے تجزیہ

میہر گڑھ

موجودہ پاکستان میں واقع میہر گڑھ غالباً وہ جگہ ہے جہاں سے سب سے پہلے گیہوں، جو اگانے اور جانور پالنے کے ثبوت ملے ہیں۔ یہاں سے ماہرین آثار قدیمہ کو سات سطحیں ملی ہیں۔ پہلی تین سطحیں جدید حجری عہد کی ہیں۔ یہاں ہر ایک سطح سے زرعی پیداوار اور جانوروں میں بھیڑ بکری پالنے کے ثبوت ملے ہیں۔ یہاں سے مستطیل نما اور چوکور گھروں کے ثبوت بھی ملے ہیں۔ مرنے والوں کو دفن کرنے کے ثبوت بھی یہاں سے ملے ہیں۔

سطح۔۔۔ کھدائی میں کسی قدیم مقام سے کئی سطحوں کے ملنے کا مطلب ہے، وہاں ایک ایک کر کئی تہذیبیں پیدا ہوئیں اور ان کے خاتمے پر دوسری تہذیب کا ظہور ہوا۔

چراند

یہ قدیم مقام بہار کے چھپرا ضلع میں ہے۔ یہاں سے تین سطحیں ملی ہیں۔ یہاں سے پتھر کے اوزار کے علاوہ کافی تعداد میں ہڈیوں اور سینگ سے بنے اوزار ملے ہیں۔ یہاں کے گھر گول ہوتے تھے۔ گھروں میں چولہے ایک گروپ میں ملے ہیں۔ مٹی کے برتن کافی خوبصورت ہیں جو کالے، کالے نیلے، لال گرد آلود رنگ کے ہیں۔ یہاں سے گیہوں، دھان، مسور کے ثبوت اور مٹی کے کھلونے بھی ملے ہیں۔

اس طرح جدید حجری عہد کا انسان کاشت کاری اور مویشی پروری کی شروعات کے بعد مستقل طور پر گاؤں کو بسا کر رہنے لگا۔ اشیائے خوردنی کو جمع کرنے والا انسان اناج کی پیداوار کرنے ولا بن گیا۔ غار کے بجائے اب انسان مستقل گھر بنا کر رہنے لگا۔ اس عہد کے لوگوں نے کپڑے پہننے بھی شروع کر دئے۔ لوگوں کے مرنے کے بعد اس کی آخری رسوم ادا ہونے لگیں۔ کل ملا کر اس عہد میں لوگوں کی زندگی مستحکم اور مہذب بن گئی۔

﴿ مشق ﴾

آیئے یاد کریں

1 معروضی سوال

(الف) سب سے پہلے کس جانور کو آدمی نے پالتو بنایا؟

(i) کتا (ii) بندر

(iii) گائے (iv) بکری

(ب) گیہوں کا قدیم ثبوت کہاں سے ملا ہوا؟

(i) میہرگڑھ (ii) ہلّور

(iii) چراند (iv) پے یم پلّی

(ج) چاول کا ثبوت ہندوستان میں کہاں سے ملا ہے؟

(i) کولڈیہوا (ii) میہرگڑھ

(iii) چراند (iv) پیسرا

2 جوڑا ملایئے

چراند	اتر پردیش
میہرگڑھا	بہار
بُرج ہوم	پاکستان
کولڈیہوا	کشمیر

3 آیئے چرچا کریں:

i کاشتکاری کی شروعات کیسے ہوئی؟

ii انسانی زندگی میں کھیتی کے بعد کیا تبدیلی آئی؟

iii جدید حجری عہد کے اوزاروں کی خصوصیت کیا تھی؟

iv مویشی پروری سے انسان کو کون کون سے فائدے ہوئے؟

v جدید حجری عہد کی زندگی اور ابتدائی زندگی میں کیا فرق تھا؟

4 آیئے کر کے دیکھیں

i جدید حجری عہد میں انسان جن فصلوں سے واقف تھے، ان کی فہرست بنایئے اور جن فصلوں سے آپ سبھی واقف ہیں، اس کی ایک فہرست بنایئے۔ کیا آپ جدید حجری عہد کی فصلوں سے زیادہ فصلوں کے بارے میں جانتے ہیں؟

باب-5

ابتدائی شہر: اولین شہر کاری

چوپال

گاؤں کی چوپال میں رحمان اور راجیو

رحمان اور راجیو گاؤں کی چوپال میں بیٹھے ہوئے تھے۔ گاؤں کے لوگ اپنے ملک کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ ایک نے کہا کہ ہندوستانی ثقافت کافی پرانی ہے۔ دوسرے نے کہا کہ انگریزوں نے ہمیں مہذب بنایا۔ اس پر تیسرے شخص نے دوسرے شخص کے خیالات کی زوردار مخالفت کی اور کہا کہ ہندوستانی تمدن دنیا کے قدیم ترین تمدنوں میں سے ایک ہے۔ رحمان اور راجیو ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہندوستانی ثقافت اور ہندوستانی تمدن کا کیا مطلب ہوتا ہے؟

جدید حجری عہد کے مقامات کا نقشہ

فلزی عہد (دھات یگ) کیا ہے؟

جدید حجری عہد کے بعد فلزی (دھات) عہد کا آغاز ہوا، جس میں انسان نے دھات کا استعمال شروع کیا۔ یہ دھات تانبا تھا، جس سے آگے چل کر سندھ میں کوٹ دیجی اور اَمری، شمالی پنجاب میں سرائے کھیلا اور جلیل پور اور راجستھان میں کالی بنگا جیسے مقامات کی ترقی ہوئی۔ ان مقامات پر زرعی پیداوار بڑے پیانے پر ہونے لگی، رنگے ہوئے مٹی کے برتن کا استعمال ہونے لگا، لوگ لمبی دوری کی تجارت کرنے لگے اور پختہ اینٹ کے بنے گھروں میں رہنے لگے، جس کے چاروں طرف سے قلعہ بندی بھی کی گئی تھی۔

جدید حجری عہد کے بعد فلزی عہد کا آغاز ہوا۔ اب انسان نے دھات کا استعمال کرنا شروع کر دیا۔ یہ دھات تانبا تھا جسے ندی کی سطح سے حاصل کیا جاتا تھا۔ اس وقت ہندوستان کے شمال مغربی علاقے میں کئی دیہی ثقافتوں کا ظہور ہوا۔ ان ثقافتوں کے لوگ بڑے پیمانے پر زرعی پیداوار کرنے لگے تھے۔ آپ نے پچھلے باب میں کاشت کاری کی شروعات کی صورت حال سے واقفیت حاصل کی۔ یہ ثقافتیں اپنے مخصوص مٹی کے برتن کے لئے بھی مشہور تھیں۔ اس قت کی بستیاں عام طور پر چھوٹی ہوتی تھیں اور ان میں بڑے سائز کے بستیاں نہیں کے برابر تھیں۔ ان ثقافتوں سے جڑی کاشت کاری، مویشی پروری اور دست کاری کے ثبوت ملے ہیں۔

انسانی ثقافت تمدن کی حالت میں کیسے داخل ہوتی ہے؟

کسی بھی علاقے کی ثقافت کو تمدن کی حالت میں داخل ہونے کے لئے کچھ پیمانوں کو پورا کرنا ہوتا ہے۔ جیسے وہ علاقہ شہر میں تبدیل ہو گیا ہو، لکھنے کا فن فروغ پا گیا ہو، شہری آبادی کی پرورش کے لئے دیہی علاقوں سے ضروری چیزوں کی تکمیل ہوتی ہو، لمبی دوری کی تجارت ہوتی ہو اور کاریگری، فن کاری اور سائنس وغیرہ کا ارتقا ہو گیا ہو۔ ہڑپا ثقافت ان تمام پیمانوں پر کھری اترتی تھی۔ جدید حجری عہد کے بعد دنیا کے کئی حصوں میں انسانی ثقافت تمدن کی حالت میں داخل ہوئی، مثلاً ہندوستان میں ہڑپا تمدن، عراق میں میسوپوٹامیا کا تمدن، مصر کا تمدن، چین کا شانگ تمدن۔

ثقافتی سماج میں مروجہ رسم و رواج، کھان پان، پہننا اوڑھنا، رہن سہن، مذہبی عقائد، معاشی سرگرمیوں کے طور طریقے، فنون لطیفہ کی مختلف شکلیں، زبان و ادب کے اسلوب وغیرہ، روایتیں، جو نسل در نسل چلی آ رہی ہوں، اسے ہی ثقافت کہتے ہیں۔ اس طرح ثقافت کا مفہوم انسان کا بہترین طور طریقہ ہے، جسے سماج کے ذریعہ سیکھا جاتا ہے اور اس کی منتقلی ایک نسل سے دوسری نسل تک ہوتی رہتی ہے۔

ہڑپا تمدن کی کھوج

تقریباً 150 سال پہلے مغربی پنجاب میں ریلوے لائن بچھانے کے دوران ہڑپا کے قدیم ترین کھنڈر کا پتہ چلا۔ اس کھنڈر کی اہمیت کو نہیں سمجھ پانے کے سبب ریلوے کے ٹھیکہ داروں نے ہڑپا کھنڈر کی اینٹوں کا استعمال ریلوے

کی تعمیر میں کیا۔اس لاعلمی کے سبب ہڑپا کی کئی عمارتیں تباہ ہوگئیں۔سنہ 1921ء میں ماہرین آثارقدیمہ نے اس مقام کی منظم کھدائی کی۔تب جا کر پتہ چلا کہ کھنڈر برصغیر کے سب سے پرانے شہروں میں سے ایک ہے۔اس کے بعد ماہرین آثارقدیمہ نے کئی شہروں کا پتہ لگایا جن میں موہن جوداڑو، کالی بنگ، بناولی،لوتھل اور دھولاویرا قابل ذکر ہیں۔ ماہرین آثارقدیمہ نے تقریباً2800 ہڑپا مقامات کا پتہ لگایا۔چوں کہ ہڑپا شہر کی کھوج سب سے پہلے ہوئی تھی،اس لئے برصغیر میں ہڑپا کے معاصر پائے جانے والے سبھی شہروں کو ہڑپا تمدن کے شہر کے نام سے جانا جاتا ہے۔ان تمام مقامات سے ماہرین آثارقدیمہ کوکئی اہم چیزیں ملی ہیں۔مثلاً، مہریں، منکے، ناپ تول کے باٹ، کانسے کے بنے اوزار، مٹی کے بنے برتن جن پر سیاہ رنگ کی تصویریں بنی تھیں۔ان مقامات سے مورتیاں بھی ملی ہیں۔

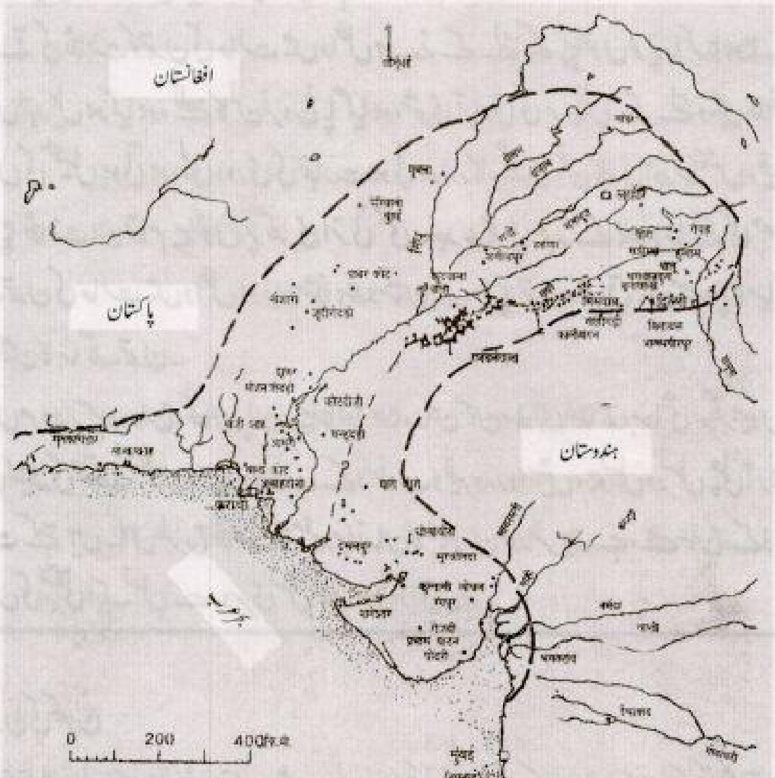

ہڑپا تمدن کے توسیعی علاقے کا نقشہ

ہڑپا شہروں کی صورت حال

شہر	کھوج کرنے والے	سال	ندی کا ساحل
ہڑپا	دیارام ساہنی	1921ء	راوی
موہن جوداڑو	راکھال داس بنرجی	1922ء	سندھ
کالی بنگا	برج واسی لال	1961ء	گھگر
لوتھل	رنگناتھ راو	1954ء	بھوگوا
دھولاویرا	آر ایس بشٹ	1989-90ء	
چن ہوداڑو	گوپال مجمدار	1931ء	سندھ
رنگ پور	مادھوسوروپ وتس	1931-53ء	مادر

ہڑپا تمدن کے شہروں کی خصوصیت کیا تھی؟

ہڑپا تمدن کے بیشتر شہر دو حصوں میں منقسم تھے۔ شہر کا مغربی حصہ چھوٹا لیکن اونچی جگہ پر بسا تھا جب کہ مشرقی

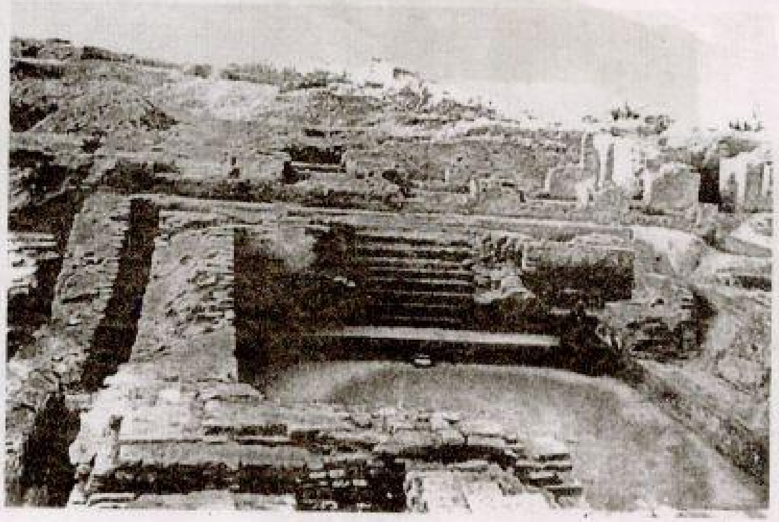

موہن جوداڑو میں واقع عظیم الشان حمام

حصہ بڑا لیکن نچلے علاقوں میں بسا تھا۔ اونچی جگہوں پر بسے چھوٹے حصوں کو ماہرین آثار قدیمہ نے 'شہرِ قلعہ' کہا ہے اور نچلے علاقوں کو 'نچلا شہر' کہا ہے۔ مانا جاتا ہے کہ شہرِ قلعہ میں شہر کے خوش حال لوگ رہتے تھے جب کہ نچلے شہر میں عام لوگ رہتے تھے۔ شہر کی چہار دیواریوں کی تعمیر اینٹ سے کی گئی تھی۔ اینٹوں کی تعمیر اور دیوار بنانے کے لئے اینٹوں کی چکنائی میں اعلیٰ تکنیک کا استعمال کیا جاتا تھا۔ تبھی تو ہزاروں سال بعد بھی دیواریں مضبوطی سے کھڑی رہ سکیں۔

کچھ شہروں کے شہرِ قلعہ والے حصے میں بڑی عمارتیں اور رہائشی ڈھانچے ملے ہیں۔ ان عمارتوں کے نقشے اور تعمیر کے طریقے مخصوص قسم کے تھے۔ موہن جوداڑو میں ایک تالاب ملا ہے جسے ماہرین آثار قدیمہ نے 'عظیم الشان حمام' کہا ہے۔ تالاب کے دونوں سروں تک سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں۔ تالاب کا فرش تراشیدہ اینٹوں سے بنا ہے۔ اس میں پانی کا رِساو روکنے کے لئے پلاسٹر کے اوپر چارکول کی پرت چڑھائی گئی ہے۔ تالاب کے پاس ہی ایک کنواں ملا ہے۔ حمام میں پانی اسی کنویں سے نکال کر بھرا جاتا تھا۔ حمام میں پانی نکالنے کا بھی نظم تھا۔ حمام کے چاروں طرف کمرے بنے ہوئے تھے۔ ایسا مانا جاتا ہے کہ یہاں مخصوص شہری خاص موقعوں پر غسل کیا کرتے تھے۔

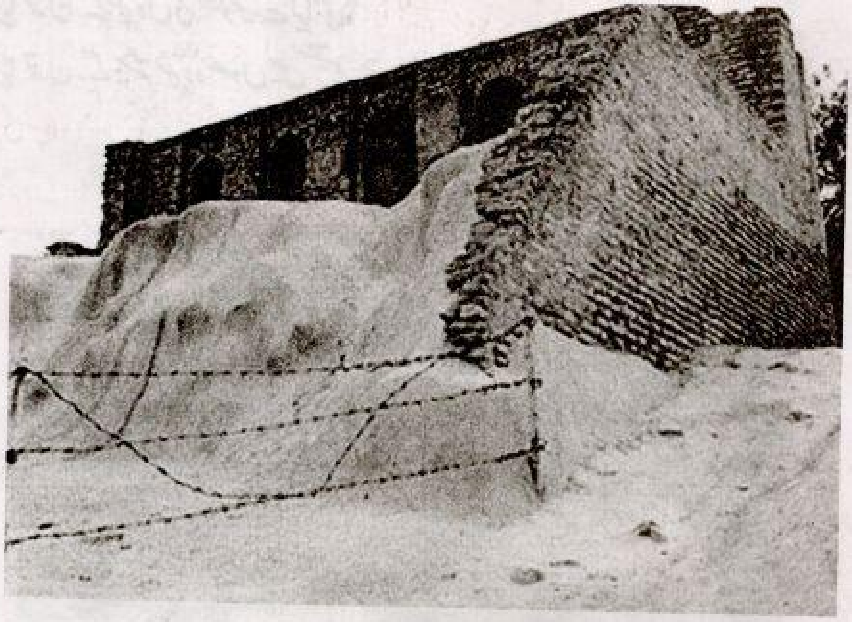

ہڑپا کا گودام